





ہفت روزہ **بیت** قادیان

پیشوا یان مذاہب نمبر

(بابت)

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہجری

(بمطابق)

۷ شہادت ۱۳۶۲ھ

۷ اپریل ۱۹۸۳ عیسوی

جلد: ۳۲ شماره: ۱۴

تقریباً چھ

سالانہ ۲۶ روپے

ششماہی ۱۳ روپے

مالک غیر مذریعہ جری ڈاک ۷۵ روپے

فی پوچھا ۶۰ پیسے

اشاعت خصوصی ایک روپہ ۲۵ پیسے

انتخاب احمدیہ

قادیان: ۴ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ربوہ سے تشریف لانے والے بعض مہمان کرام کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے اور یہ کہ حضور پر نور مہات دینیہ کے سر کرنے کے لئے ہم تن مصروف عمل ہیں۔ الحمد للہ۔ اجاب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعا میں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع عمر سیدہ بیگم صاحبہ و جلد درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب کے عہدہ میں ترقی

محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ معروف کو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ ہیئت کا صدر نیز نظامیہ آنریری اور گلوبل آنریری کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔ اجاب دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معروف کو اپنی نئی اور اہم ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دے اور ان کا یہ تقرر خود ان کے اور جماعت کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہو۔ آمین۔

خاکسار: مرزا نسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اداریہ

پیشوا یان مذاہب کی حفاظت ناموس کیلئے جماعت احمدیہ کی مخلصانہ جدوجہد

اسلام چونکہ غلطی اور اعتقادی ہر دو صورتوں میں انسانی مساوات کا علم بردار ہے اس لئے جہاں وہ رب العالمین خدا کا تصور پیش کر کے تمام بنی نوع انسان کو اسی خالق و مالک حقیقی کا کتبہ قرار دیتا ہے وہاں وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ سب جہاں کی روحانی ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ نبی وہی ایک ذات ستودہ صفات ہے جس نے ہر قوم، ملک اور زمانے میں اپنے ہادی و رہنما بھیجے جو ایک ہی مقدس مشن کی تکمیل کے لئے اپنے وقت میں آتے رہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا (نحل: ۶) بے شک ہم نے ہر قوم میں اپنا رسول مبعوث کیا ہے۔

وَأَنَّ مِنْ أُمَّةٍ أَكْثَلًا يَهْتَكُونَ (فاطر: ۲۲) کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ہمارا ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَدًى (زمر: ۲۱) ہم نے ہر قوم کے لئے اپنے ہادی اور رہنما بھیجے ہیں۔

ان تمام آیات قرآنی کا لُب لباب اور ماحصل یہ ہے کہ رب العالمین خدا نے جہاں ہر زمانہ میں بنی نوع انسان کی جسمانی پرورش اور تربیت کا انتظام کیا ہے وہاں اس نے ہر زمانے اور ہر قوم میں انسانوں کی روحانی پرورش اور تربیت کا بھی انتظام فرمایا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ اسلام نے محض ایک تاریخی صداقت کے انکشاف پر ہی اکتفاء کیا ہو بلکہ اس حقیقت کے اظہار کے ساتھ ہی اس نے اپنے متبعین کو یہ تاکید کی نصیحت بھی فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دتہ فوٹا مبعوث ہونے والے ان تمام مذہبی پیشواؤں کے حقیقی احترام کو ملحوظ رکھیں اور ہر آن اس اقرار کے پابند رہیں کہ لَا تُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ہم خدا تعالیٰ کے فرستادوں میں سے کسی ایک کی بھی تفریق نہیں کرتے۔ جلد پیشوا یان مذاہب کی عزت و تکریم کے قیام کے لئے اسلام کا پیش کردہ یہ نظریہ ایک ایسی واضح اور بنیادی صداقت کی حیثیت رکھتا ہے جس کی کسی اور جگہ مثال نہیں مل سکتی۔

ہمارا وطن بھارت کشمیر سے کنیا کماری اور کچھ سے آسام تک قریباً ۳۲ لاکھ کلومیٹر رقبہ میں پھیلا ہوا ایک وسیع و عریض ملک ہے جسے دنیا کے باقی تمام ملک کے مقابلہ میں یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس میں ہر مذہب و ملت اور قومیت کے لوگ آباد ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ رنگ و نسل اور عقائد و نظریات کی یہ رنگا رنگی ایک دلاویز گلدستہ کی شکل اختیار کرتی۔ اور ہمارا قومی اتحاد دنیا والوں کے لئے ایک قابل رشک نمونہ کا حامل ہوتا۔ مگر افسوس کہ مختلف اقوام و نسل کے اس عظیم گہوارے میں آئے دن ایسے افسوسناک واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جو ہمارے قومی اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے اکثر جنگ ہنسائی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اندرون ملک رونما ہونے والے ان شرمناک واقعات کے پس پشت زیادہ تر یہی ایک وجہ کار فرما دکھائی دیتی ہے کہ اولاً کسی ایک مذہب کا غلط کار پیرو دوسرے کے قابل صدا احترام روحانی پیشوا کی بے حرمتی کر کے اس کے نازک مذہبی جذبات کو گزند پہنچاتا ہے۔ اس پر دوسرا بھی اس دل آزاری کا جواب دل آزاری کے کلمات سے دیتا ہے۔ اور یوں مذہبی مباحثات کی آڑ میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو اکثر و بیشتر ہولناک اور بھیانک فرقہ دارانہ فسادات پر منتج ہوتا ہے۔

یہ تشویشناک صورت حال اس وقت تک اصلاح پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ تمام مذاہب کے پیرو اپنے اندر ایک دوسرے کے نازک مذہبی جذبات اور مقدس روحانی پیشواؤں کے احترام کا حقیقی احساس پیدا نہ کریں۔ اس اہم مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ شروع سے ہی مختلف صورتوں میں مخلصانہ جدوجہد کرتی آرہی ہے۔ چنانچہ مقدس باقی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنے اوائل زمانہ میں ہی برطانوی حکومت کو اس افسوسناک صورت حال کے سدباب کے لئے نہ صرف خاص طور پر توجہ دلائی بلکہ اس سلسلہ میں اپنی طرف سے متعدد مفید تجاویز بھی رکھیں۔ پھر ۱۹۲۹ء میں اسی نوع کی دلخراش اور اشتعال انگیز باتوں کی بناء پر رونا ہونے والے ایک انتہائی تکلیف دہ سانحہ پر جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے بھی حکومت کو دوبارہ اس طرف توجہ دلائی کہ جب تک مذہبی پیشواؤں کے خلاف ہونے والی اشتعال انگیز باتوں کو ایک پختہ اور واضح قانون کے ساتھ روکا نہیں جائے گا اس وقت تک اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہیں گے۔ یہی سوال آپ نے لندن میں مقیم جماعت احمدیہ کے مبلغ کے ذریعہ برطانوی پارلیمنٹ اور پریس میں بھی اٹھایا۔ جس کے نتیجے میں حکومت کو تعزیرات ہند میں ایک نئی دفعہ ایذا کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

اسی سلسلہ میں آپ نے ایک اور اہم اور بڑا قدم یہ اٹھایا کہ اپریل ۱۹۳۹ء کی مجلس مشاورت میں آئندہ کے لئے جماعت احمدیہ مذاہب کی سیرت و سوانح اور ان کی پاکیزہ تعلیمات بیان کرنے کے لئے سال میں ایک دن مقرر فرمایا۔ اور اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اس دن بلا امتیاز مذہب و ملت تمام لوگوں کو اس غرض سے مدعو کیا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیریں اور باقی مذہب کے حالات بیان کریں۔ چنانچہ اُس وقت سے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ملک کے مختلف مقامات پر یوم پیشوا یان مذاہب کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسوں کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو کر بین المذاہب اتحاد و یکجہتی کی فضا ہموار ہو رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ اس بابرکت تحریک کو مزید وسعت دی جائے۔ تاکہ وطن عزیز حقیقی معنوں میں امن و اُشتی کا گہوارہ بن سکے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اپنے تمام ہم وطنوں کا بھرپور مخلصانہ تعاون درکار ہے۔

خوشیدا احمد انور



ملفوظات

چھوٹے چھوٹے مذہبی اختلاف باہمی صلح کے مانع نہیں ہو سکتے بلکہ

وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا جس میں کسی نبی یا الہامی کتاب پر حملہ کیا جائے

اھل و طہ کے نام مقدس بانی سلسلہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امن مختل نہ ہو

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اور جب اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلایا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا ہے

ہے ایسا ہی اُس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَرَآئِ قَتِّ اُمَّةٍ الْاِخْلَاقُ فِیْہَا تَذٰیوْرٌ۔ یعنی کوئی ایسی قوم نہیں جس میں نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔ سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک۔ بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے۔ اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے۔ اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے۔ اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہے۔ یہ ان لئے ہوا کہ ان کی قوم کو شکایت نہ ہو کہ ان کو کچھ نہیں ملتا۔ اور یہ نہ کہ ان کو خدا نے نفع دلاں قوم پر احسان کیا۔ مگر یہ نہ کیا۔ یا ظالم قوم کو ان کی طرف سے کتب کی نافرمانی سے بدایت۔ یا ان کو مگر ہم کہ نہ ملی۔ یا ظالم خدا کی وہ اپنی رکوع اور حجام اور کھجور کے ساتھ ظاہر ہوا۔ مگر ہم کہ نہ نہ۔ اور یہی وہی اس نے عام فانی رکھا کہ ان تمام امور خداوند کو فراموش نہ کیا۔ اور اپنے اپنے وقت پر ان کو ملائے کسی قوم کو اپنے پاس لایا اور ان کو ایسے ہی سے ان کو ان کے لئے جو ان کو رکھا۔ اور ان کو زمانہ کو یہ نصیب ہوا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہی تو سب مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں۔

..... یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے۔ یا مسلمان اس ملک کو ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شجاعت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغِ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور اگر کوئی اُن میں سے اپنے پروردگار کی ہمدردی میں فاجر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اُس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اُسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ، بفضلِ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے۔ اور بے جہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات میں ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گری اور تازہ آفتاب کے رفت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گزار راہ کیلئے باہمی اتفاق کے اُس سر پانی کی ضرورت ہے جو اس جلیبی ہوائی آگ کو ٹھنڈی کر دے۔ اور نیز پیاں کے وقت ہونے سے بچا دے۔

ایسے نازک وقتوں میں یہ تمام آپ کو صلح کیلئے بتاتا ہے۔ جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ لیکن یہ طرح طرح کے ابتلاؤں اور فتنوں میں نہ لے آئے۔ اور یہی خطیڑ رہا ہے۔ اور طاعون نے بھی اچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو خدا نے مجھے خبر دی ہے وہی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی برائی سے باز نہیں آئے گی اور نہ اسے کاروں سے قریب نہیں کرے گا تو دنیا پر سخت سخت بلائیں پڑیں گی۔ اور ایک بلا بھی انہیں پڑے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ اگر اندازِ نہایت سنگین ہو جائے گی کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور یہ پیری مہمیتوں کے

بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا جس میں کسی نبی یا الہامی کتاب پر حملہ کیا جائے۔

ملاحظہ فرمائیے اس کے پس منظر کے لئے یہ ایک نئی کامیابی ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم دیکھ کر تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نو خیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے کہ ویدوں کے بعد الہام الہی پر مبنی کتاب سچی ہے مگر جو ہندو مذہب میں وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہیں جن کے تابع کروڑوں لوگ اسی ملک میں پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس جہر کو اپنے دلوں سے اہام سے توڑ دیا ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اندیز بنگال میں بڑی بزرگی اور عظمت کے ساتھ ماننے جاتے ہیں جن کا نام سمری کرشن ہے۔ وہ اپنے ملہم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ان کے پیروں نے صرف اُن کو ملہم بلکہ پریشن کر کے ماننے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ سمری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا۔ اور خدا اُس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے بابا نانک صاحب ہیں جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے۔ اور جن کی پیروی کرنے والی اُن ملک میں وہ قوم ہے جو سیکھ کہلاتے ہیں جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہیں۔ باوجود صاحب اپنی جنم ساکھوں اور گنتہ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی میں لکھتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے اسی بنا پر انہوں نے حج بھی کیا۔ اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی

(باقی صفحہ ۸ پر)

پیشوایان مذاہب کی عظمت اور حلال الشان

منظوم کلام مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر رسول کے آفتابِ حُدیق بود | ہر رسول کے بود مہرِ انور سے  
ہر رسول چائی کا سورج | اور نہایت روشن آفتابِ حُدیق سے  
ہر رسول کے بود غلہ ویشیہ | ہر رسول کے بود بارخِ شریعت سے  
ہر رسول دین کو بنا دینے والا | اور پہل دار بارخِ حُدیق سے  
گر بد دنیا نامِ حُدیق | آیتِ حُدیق پاک سے  
اگر یہ پاک جماعتِ دینی | تو دین کا کام بالکل درست سے  
اُن جہازِ یکہ حُدیق | متحد و ذاتِ اصل و گوہر سے  
وہ سب ایک سیپی کے سو موٹی ہیں | جو ذاتِ اصل اور چمک میں یکہ ہیں  
اَوّلِ آدمِ آخرت | احمد اسست  
اُن میں پہلا آدم | اور آخری احمد ہے۔ مبارک وہ جس نے آخری کو دیکھا



# بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

## انسانیت اور اتحاد اقوام عالم کے علمبردار

از مکرم مولوی محمد کرم الدین صاحب شاہد مدرسہ مدرسہ احمدیہ قادیا

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تاریخی انسان ہیں۔ آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے تمام حالات مکمل اور صحیح رنگ میں ہم تک پہنچے ہیں۔ آپ کے احوال و احوال ایسے یقینی طور پر محفوظ ہیں کہ تاریخ عالم ایسے کسی شخص کو پیش کرنے سے قاصر ہے جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ جس کے اخلاق کا ہر ایک پہلو اور جس کی کامل و جامع تعلیم کا مجموعہ ایسے محفوظ رہا ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ گویا آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے جس میں آپ کی پیاری مقدس اور دلآویز اور دلربا شخصیت نہایت ہی منور و درخشاں نظر آ رہی ہے۔ شاہد میں سرزین مکتب میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ جس ماحول میں آپ نے ہوش سنبھالا اور پروان چڑھے اُس وقت دنیا کے ہر خطہ میں اخلاقی گراؤٹ آپ کی تھی۔ عیسائیت بھی بگڑ چکی تھی اور ہندوستان میں بھی بُت پرستی اور صداسم کی مخلوق پرستی، نسل اور ذات پات کے امتیازات اور پھوپھوت چھات زوروں پر تھی۔ اسی عالمگیر بگاڑ کا نقشہ قرآن مجید نے یوں کھینچا ہے: **ظَلَمَ الْفَاسَادُ فِي السَّيْرِ وَالْبَحْرِ** (روم: ۴۲) یعنی خشکی اور تری میں ہر جگہ فساد پیدا ہو گیا۔ اُجدادِ غیرِ مذہبِ اقوام کا تو ذکر کیا، اُس وقت کی مذہبِ اقوام بھی دینی اخلاقی اور روحانی تشریل میں اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھیں۔ جیسا کہ مشرے۔ ایچ ڈینسن نے اپنی کتاب **"Emotion as the Basic of civilization"** میں لکھا۔

”پانچویں اور چھٹی صدی میں مذہب دنیا فساد کی سرحد پر کھڑی تھی“

خدا و صلا ملک عرب جہاں بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا وہاں کے باشندے انتہائی اُجڑے جھائل اور غوغا مچھے۔ شراب توری، قمار بازی، ظلم و تعدی، دھوکہ و فریب، شرک و بت پرستی، غفلت و دنیا کے ہر عیب میں وہ مبتلا تھے لیکن چونکہ آپ کی طبیعت میں ابدی سعادت، اور نبوت کا نور چمکتا تھا اس لئے آپ کبھی بھی ان بُرائیوں سے متاثر نہ ہوئے بلکہ غیر معمولی طور پر آپ پاکیزگی اور پارسائی کا بے مثال نمونہ بن گئے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالہ عرب میں بھیجا آپ کی

عمر پانچ سال کی تھی اصلاح خلق اور ہدایت عالم کے لئے مامور فرمایا۔ آپ کی مقدس ذات کے بارے میں سنان دھرم کی مشہور مستند الہامی کتاب بھوشیہ پوران میں مہرشی وید ویا س جی نے پیشگوئی کی تھی کہ:-

”جب دنیا میں ادھرم پھیل جائے گا اور کھنفس لوگ دیوتاؤں کو دکھ دیں گے اور ان کی نفسیا کو خراب کریں گے اور ان کے بچپن میں دنگن ڈالیں گے۔ تب پر ماما ایک اچار یہ مہا مدھم نام سے پرسدھ کو دُنیا میں بھیجے گا جو کہ اگر اُن کے بچپن کو سمپورن کرے گا“

(بھوشیہ پوران پر ب ۳ کھنڈ ۳ ادھیائے ۳ شلوک ۵)

اسی طرح بائبل میں بھی اسی عظیم الشان صاحبِ نبوت رسول کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے کوہ طور پر گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:-

”میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا، نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا“

(استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸-۱۹)

جب آپ نے شرک و بت پرستی کے خلاف آواز اٹھائی اور دنیا کو کچا اور جھٹی توحید کی دعوت دی تو آپ کے قبیلہ نے بھی اور سارے ملک عرب نے بھی سخت انبیا کے مطابق آپ کی شدید مخالفت کی۔ اور آپ کو اور آپ کے پیروکاروں کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ لیکن آپ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنے مشن پر قائم رہے۔ اور ہر قسم کا دھوکہ اٹھا کر بھی خدا کا پیغام پہنچایا۔ اسی طرح آپ کے مقدس صحابہ نے بھی ہر طرح کی قربانی دے کر شجرِ اسلام کو پروان چڑھایا جس کے لئے انہیں اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا پڑا۔ گھر بار اور جائیدادیں لٹا دینی پڑیں۔ وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ لیکن اُن کے پاس بے انتہائی میں فخر و بھراغز مشن نہ آئی۔ حتیٰ کہ تیر سال تک مکہ

میں انتہائی مظلومی کی حالت میں گزارنے کے بعد جب مدینہ کی طرف آپ اور آپ کے صحابہ ہجرت کر گئے تب بھی مخالفین نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اوتلوار کے زور سے اسلام کو مٹانا چاہا۔ تب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خود حفاظتی، قیام امن اور آزادیِ ضمیر کے حق کی خاطر اُن کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ آپ نے مفتی بھرمناؤں کے ساتھ اُن ظالموں کا مقابلہ کیا اور حق و صداقت کے نورِ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طفیل باوجود انتہائی بے سروسامانی اور قلتِ تعداد کے خدا نے آپ کو کامیاب و کامران کیا۔ حتیٰ کہ ہجرت کے صرف آٹھ سال بعد مکہ نے آپ کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے۔ اُس وقت آپ چاہتے تو ایک فاتح کی حیثیت سے تمام اہل مکہ اور اُن کے رؤسا کو تہ تیغ کر سکتے تھے۔ اور اپنے سنگین انسانیت سوز جرم کی وجہ سے وہ لوگ اس سلوک کے مستحق بھی تھے۔ مگر آپ نے رحمہ تعالیٰ ہونے کی وجہ سے خدائی رحمت کا ثبوت اس طرح دیا کہ اپنے بے گناہ صحابہ کے قاتلین سے فرمایا کہ جاؤ! میں تم سب کو معاف کرتا ہوں۔ عفو و درگزر کی ایسی نظیر نسلِ انسانی کی تاریخ میں معتاد ہے۔

جبر و استبداد کے بادل جب چھٹ گئے۔ ظلم و تعصب کی تیز و تند آندھیاں ختم ہوئیں اور لوگوں کو اجماعیت و سکون اور امن و امان کے ساتھ سنجیدگی سے اسلام کی حسین اور دلکش تعلیم کے مشاہدہ و مطالعہ کا موقع ملنے لگا۔ آیا تو اُن پر ایسا مقدس طبعی اثر ہوا کہ ہجرت کے بعد چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی تو اس وقت سارا ملک عرب حقہ بگوشتِ اسلام ہو چکا تھا۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کامیابی بھی نہایت ہی عظیم الشان اور تاریخ عالم میں بے نظیر ہے کہ آپ کی قوتِ فکری اور روحانی جذبہ اثر کے تحت عرب کے وحشی لوگ اعلیٰ درجہ کے انسان بلکہ باخدا اور خدا نما انسان بن گئے۔ وہ قوم جو جاہل اور احمق تھی علم و فضل میں ایسی پاکیزہ و ہر ذی کساری دُنیا کی استاد بن گئی۔ سیاسی لحاظ سے بھی وہ شہرِ مہمہ عالم پر چھا گئے۔ حتیٰ کہ آج کے متمدن و مہذب یورپ بھی اسلام ہی کے سرچشمہ سے

اکنسا ب علم و فن کیا۔ اور یورپ کے تمام غیر متعصب مومنین اس بات کے معترف ہیں کہ ہماری بیداری کا بڑا باعث مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن انہوں نے کہ مروی زمانہ اور خدائی نوشتوں کے مطابق مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا جس کے نتیجے میں صرف یہ کہ وہ خود ذاتِ داد بار کا شکار ہو گئے بلکہ اسلام کا چہرہ بھی انہوں نے داغدار کر دیا۔ چنانچہ اسلامی حسین و دلکش تعلیم سے ناواقف اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ذاتِ گرامی سے بیگانہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بے جا اعتراضات کا نشانہ بنادیا۔ ورنہ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے محاسن سے آگاہ ہوگا تو بجلتے اعتراض اور نفرت کے اُس کے دل میں، لغت و محبت بلکہ عشق کے جذبات ابھریں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے علمبردار۔ تمام اقوام عالم کے ہمدرد اور ہر ایک کے جذبات کا احترام کرنے والے تھے۔

### عالمگیر رسول

اس پہلے یہ امر ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر انبیا و مرسلین اور ایفا مرزا تے رہے وہ سب خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں کے لئے ہی تھے۔ کسی کا بھی شرف عالمگیر نہیں تھا۔ اور نہ ہی کسی نے اپنے پیغام کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت حاصل ہے کہ آپ کا پیغام صرف قریش یا اہل مکہ یا اہل عرب کے لئے ہی مخصوص نہیں تھا بلکہ ساری دُنیا اور دُنیا کی تمام اقوام کے لئے تھا۔ جیسا کہ خود آپ کا دعویٰ ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (اعراف: ۱۵۹) یعنی اے سب ہی نوعِ انسان! میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔ اس لحاظ سے آپ نے تمام اقوامِ عالم کو ایک مرکز پر جمع کر کے اُن میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے کی دعوت دی ہے۔

### توحید کا سبق

اتحادِ اقوام اور اتحادِ فکر و نظر کے توحید کو دینا چاہئے۔ کیونکہ جب سب کا خالق و مالک، رزق و دانا رب ایک ہی ہے تو کم از کم اس ایک اصل اور قدرِ شریک کی تحت ہی باوجود اختلافِ عقائد کے اقوامِ عالم ایک فیٹ فارم پر آ سکتی ہیں۔ اسی لئے بانی اسلام نے سب زیادہ توحید باری تعالیٰ پر زور دیا ہے۔ اور یہ زور بلند فرمائی کہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اللهُ اَحَدٌ اللہ ایک ہی ہے۔ لا شَرِکَ لَہُ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی ہمسرو تائی نہیں۔ موجودہ دور میں علم کی روشنی کے سبب ہر قوم ہی شرک کو بُرا سمجھتی ہے۔ لیکن دراصل یہ دہی اور اعتقادِ اذی انقلابِ اسلامی نظریہ توحید کا مرہونِ منت ہے۔ چنانچہ اسی نظریہ کے تحت بانی اسلام

”کل نوری تملیح کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“

(اللہام سیدنا حضرت مسیح پالک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان، محمد سار و ضارٹ، صالح پور۔ کٹک (اُڑیسہ)



نے اقوام عالم کو دعوت اتحاد ان الفاظ میں دی کہ یا اھل  
الکتاب تعالوا الی صلوٰۃ ربکم و بیعتکم و بینکم  
اللائعینہ الا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً۔۔۔  
..... (آل عمران: ۶۵) یعنی اسے اہل کتاب اور  
ہم سب اس ایک بات پر متحد ہو جائیں کہ خدا کے سوا  
ہم کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی اس کا کسی کو  
شریک قرار دیں گے۔۔۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمارے  
بہت سے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے  
کی منافرت بہت حد تک کم ہو جائے گی بلکہ ختم ہو جائے گی۔  
اسی طرح جس طرح ایک باپ کے کئی بیٹوں میں غلط فہمی  
اور نادانی کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن  
بعد میں جب انہیں اپنی غلط فہمی کا احساس ہو جائے تو  
پھر احسانِ تداامت کے ساتھ ان کے پیار کا رشتہ  
مزید مضبوط تر ہو جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا  
جو اسلامی تصور دنیا کے سامنے پیش کیا وہ رب  
الخالقین ہے یعنی وہ صرف مسلمانوں کا رب نہیں۔  
وہ صرف ہندوؤں یا عیسائیوں یا بودھوں کا خدا  
نہیں بلکہ سب اقوام کا اور سارے جہانوں کا رب  
ہے حتیٰ کہ جو خدا کے وجود کا منکر ہے اس کی بھی وہ  
پرورش کر رہا ہے۔ اس طرح وسعتِ قلب و نظر  
پیدا کی۔ پس توحید کا نظریہ اور خدا کے رب العالمین  
ہونے کا تصور اتحادِ اہم کے لئے ایک بنیادی اور  
کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

### آزادیِ ضمیر

آزادیِ ضمیر ہر انسان کا بنیادی  
پیدائشی اور فطری حق ہے۔  
موجودہ دور میں برہابرس کے تجارب کے بعد یو۔ این۔ او  
نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جو منشورِ حقوقِ انسانی  
”HUMAN RIGHTS CHARTER“  
منظور کیا ہے اس کے ضابطہ ۱۸ میں بھی انسان کے  
اس حقِ فطری کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن آج سے چودہ سو  
سال قبل بانیِ اسلام نے انسانی حریت کے اس حق کو  
تسلیم کرتے ہوئے یہ تعلیم دی ہے کہ لوگوں کا آپس  
میں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی انکار و خیالات  
اور نظریات و اعتقادات میں اختلاف ہو سکتا ہے۔  
لیکن اس اختلاف کو زورِ زبردستی اور جبر و اکراہ سے  
دور کرنا آزادیِ ضمیر اور انسانیت کا خون کرنا ہے۔  
چنانچہ فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین  
ان شاء اللہ من النبی (البقرہ: ۲۵۷) کہ دین کے  
مذہب میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت و گمراہی  
کا ہی فرق خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ اسی طرح فرمایا:  
قُلْ اِنَّ حَقَّ مِنْ رَبِّکُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِرْ  
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُکْفُرْ (کہف: ۳۰) کہ تو لوگوں  
کو کہہ کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے نازل

ہو رہا ہے جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا  
انکار کرے۔۔۔ ان احکام سے صاف ظاہر ہے کہ بانیِ اسلام  
آزادیِ ضمیر کو قائم کرنے والے تھے۔ آج وہ لوگ جو آپ  
کے اسودہ حسد اور اسلام کی تعلیمات سے ناواقف ہیں؛  
خدا اور تعصبات کی وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ نے تلوار کے  
زور سے اسلام پھیلایا۔ حالانکہ جب آپ نے اہل عرب  
کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا تو آپ کی قوم نے  
جبر سے اس تحریک کو دبا دیا۔ لیکن آپ نے آزادی  
ضمیر کے قیام کے لئے اپنی جان کی بازی لگادی اور آخر کار  
یقیناً تسلیم کر لیا کہ یہ دم لیا۔ مذہب اسلام سوار کے  
لئے آپ نے کبھی کسی پر جبر نہیں کیا۔ بلکہ جبر کے خلاف  
آواز اٹھا کر حریتِ انسانی اور آزادیِ ضمیر کو قائم فرمایا۔  
رہا یہ سوال کہ آپ نے تلوار کیوں اٹھائی تو ان کا ذکر اب  
میں ہو چکا ہے کہ جب دشمن نے تلوار کے زور سے آپ  
کو اور آپ کے پیروں کو مٹانا چاہا تو پیغمبر اپنے دفاع کو  
قیام امن اور آزادیِ ضمیر کے لئے ہی اٹھتے تھے اور اٹھتے  
جس کا اعتراف صحابہ کرام بھی کرتے تھے اور دیگر بہت سے غیر مسلم  
عربین و عفرین بھی کرتے تھے۔

### مساوات

اقوام عالم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے  
والی ایک اہم چیز ہم مساوات کا نظریہ  
ہے۔ چنانچہ بانیِ اسلام نے اس مسئلہ میں سے پہلے رنگ  
نسل اور ذات پات کے امتیاز مٹا دئے۔ اور انسانی  
مساوات کا یہ مثال منشورِ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے  
اعلان کیا کہ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ  
ذَكَرٍ وَ اُنْثٰی وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَاِیِلَ  
لَتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰیكُمْ۔  
(حجرات: ۱۳) یعنی اسے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور  
عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل  
میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے  
 نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی  
ہے۔ اسی طرح آپ نے حق تعالیٰ کے اودار کے موافق پر  
اپنے خطبہ میں یہ اعلان فرمایا کہ۔۔۔ اے لوگو! تمہارا  
رب ایک ہے۔ تم ایک ہی باپ کی نسل ہو۔ اس لئے تم  
میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابل قبول نہیں۔ نہ کسی عربی کو  
عجمی پر فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالے کو  
گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔  
صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہ فضیلت ہوگی۔  
اور اسلامی اقتدار میں رنگ و نسل کو کوئی اختیار حاصل  
نہیں ہوگا۔ (مسند امیر جنبل، ریت ابن ہشام: ۱۷۸)

اس اعلان کے ساتھ ہی بانیِ اسلام نے تمام قومی  
ونسلی امتیازات مٹا کر حقوقِ انسانی کے قیام میں سب کو  
برابر کر دیا۔ البتہ روحانی اعتبار سے ایک کو دوسرے  
پر اس لحاظ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ زیادہ  
نیکیاں کرے خواہ وہ کالا ہو یا گورا۔ اعلیٰ عبادان کا

ہو یا ادنیٰ کا۔ چنانچہ جنابِ پندت جو اس لال بہرہ و تحریر  
کرتے ہیں کہ:۔  
”اسلام کی آمد ہندوستان کی تاریخ میں کافی  
اہمیت رکھتی ہے۔ اس نے ان خرابیوں کو جو  
ہندوستان میں پیدا ہو گئی تھیں یعنی ذرات کی  
تفریق، چھوت چھات اور انتہادرجہ کی خلوت  
پسندی کو باطل آشکار کر دیا۔ اسلام کے  
اخوت کے نظریے اور مسلمانوں کی علی مساوات  
نے ہندوؤں کے ذہن پر بہت گہرا اثر ڈالا  
خصوصاً وہ لوگ جو ہندو مت میں برابری کے  
حقائق سے محروم تھے اس سے بہت متاثر ہوئے۔“  
(تلاش ہندو مت صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

### عدل کا تقاضا

قیام امن کے لئے عدل و انصاف  
ان کے تقاضوں کو پورا کرنا از حد ضروری  
ہے۔ ورنہ اس کے ممکن نتائج ایک ہولناک انقلاب کی  
صورت میں نمودار ہو کر قوم کی قوم کو تباہ کر دیتے ہیں۔  
ایسے عوامل کا مستبدانہ کرنے کے لئے بانیِ اسلام نے  
یہ تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کرنے  
کا حکم دیا ہے (نحل: ۹۱) بلکہ ایک شان کاریمہ پر  
عدل قرار دیا کہ: وَلَا تَجِدُ مِلَّةً شَاءَتْ قَوْمٍ  
عَلٰی اَنْ لَا تَعْدِلُوْا اَعْدٰیكُمْ اَوْ اَقْرَبَ  
لِلْمُتَّقِیْنَ (المائدہ: ۹۰) یعنی کسی قوم کی دشمنی کی وجہ  
سے تم عدل و انصاف کو نہ چھوڑ دینا۔ بلکہ ایسے وقت  
میں بھی عدل کا معیار برقرار رکھنا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اپنی  
قوم سے ہی عدل کا برتاؤ کرنا ہے بلکہ دشمن قوم کو بھی  
اپنے عادلانہ سلوک سے محروم نہیں کرنا۔ جو ان کے جائز  
حقوق جتنے ہیں ان کو ادا کرنا لازم ہے۔ اس تعلی میں آپ  
کا اعلیٰ نور بھی بے مثال ہے کہ ایک مرتبہ قبل قریش کی  
ایک معزز عورت چوری کے الزام میں گرفتار ہو کر آئی۔  
لوگوں نے سفارش کر کے اس کی سزا معاف کرنا چاہی۔  
اس وقت آپ نے نہایت جلال سے فرمایا کہ تم سے پہلے  
لوگ ایسے لئے ہلاک و تباہ ہوئے کہ جب کوئی کمزور  
شخص پکڑا جاتا تو اسے سزا دیتے تھے اور جب کوئی  
معزز اور صاحبِ حیثیت آدمی از کتاب جرم کرتا تو اسے  
چھوڑ دیتے تھے لیکن خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی  
چوری کرے گی تو خدا کی قسم کے مطابق میں اس کے ہاتھ  
قلم کرنے سے بھی دریغ نہ کروں گا۔ (بخاری کتاب الجور)

پیشوا یا ان ہذا سرِ کبرا احترام  
اقوام عالم میں  
ایک شہری اصل بانیِ اسلام نے یہ پیش فرمایا کہ ہر قوم کے  
بزرگان کا احترام لازمی ہے۔ کیونکہ بہت سے جھگڑوں  
کی بنیاد یہی چیز ہوتی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے  
مذہبی بزرگوں کا احترام نہیں کرتے نتیجہً ایک دوسرے  
کے خلاف دلوں میں کدورت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔

پیشوا یا ان ہذا سرِ کبرا احترام  
اقوام عالم میں  
ایک شہری اصل بانیِ اسلام نے یہ پیش فرمایا کہ ہر قوم کے  
بزرگان کا احترام لازمی ہے۔ کیونکہ بہت سے جھگڑوں  
کی بنیاد یہی چیز ہوتی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے  
مذہبی بزرگوں کا احترام نہیں کرتے نتیجہً ایک دوسرے  
کے خلاف دلوں میں کدورت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔

حتیٰ کہ کشت و خون تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کیونکہ  
یہ ایک طبعی ام ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی  
دے یا اس کی ماں پر ہتھان تراشی کرے تو دوسرے کے  
دل میں اس قدر منافرت اور بغض و عناد پیدا ہو جاتا  
ہے کہ وہ مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر  
خدا کے وہ برگزیدہ بنی۔ رشی۔ مہی۔ اوتار جن کی عقیدت  
کروڑوں دلوں میں پائی جاتی ہے ان کی ہتھکرتا۔ انہیں  
برا بھلا کہنا بدترین فعل ہے۔ بانیِ اسلام نے ایسے  
جھگڑوں کا خاتمہ یہ کہہ کر دیا کہ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ  
(الرعد: ۸) ہر قوم کی طرف خدا کے ہادی آئے ہیں۔  
وَ اِنْ قَوْمٌ اٰمَنَ اِلَّا خَلًا فِیْہَا نَذِیْرٌ (فاطر: ۲۵)  
دنیا کی ہر قوم میں خدا کے نبی اور پیغمبر آئے ہیں۔ چونکہ  
ان سب کا محرّشہ نور الہی ہے اس لئے ان سب کا  
احترام کرنا ہر شخص پر واجب ہے۔ پس جو شخص سچے  
دل سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا وہ  
دنیا کی ہر قوم کے مذہبی پیشوا کا احترام بھی اپنا جزو  
ایمان سمجھے گا۔ کاش! موجودہ دور میں تمام اقوام اس  
شہری شخص پر کاربند ہو جائیں۔!!

### رہا داری

احقرتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ  
اس کی تعلیم دی ہے کہ صرف یہی نہیں  
کہ دوسروں کے مذہبی بزرگوں کا احترام کرو بلکہ دوسروں  
کے اصول کو بھی برا بھلا نہ کہہنا چاہیے۔  
لَا تَسْبُوْا الَّذِیْنَ دَعَوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ  
فَیَسْبُوْا اللّٰہَ عَدُوًّا وَّ اَنْتُمْ عَلٰی (الانعام: ۱۰۹)  
یعنی دوسری مذہب کے پیروں کو اللہ سے دے عزت و  
توقیر کی نظر سے دیکھتے ہو جسے بت وغیرہ، ان  
کو بھی گالیاں مت دو۔ ورنہ وہ تمہارے رب کو بھی  
گالیاں دیں گے اور اس کے نتیجہ میں مذہبی تعصب اور  
دشمنی پیدا ہوگی۔

ایک ذمہ دارانِ دین کے عیسائیوں کا ایک وفد  
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے مدینہ عاتر  
ہوا۔ مذہبی بات چیت چلتی رہی۔ اسی اثناء میں ان کی  
عبادت کا وقت ہو گیا۔ وہ لوگ چاروں طرف نگاہ  
تجسس دوڑانے لگے کہ کوئی مناسب جگہ مل جائے  
تو اپنے گرجا کے طریق کے مطابق عبادت بجا لائیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر بڑی ہی خندہ پیشانی سے  
مسجد نبوی میں ہی ان کو اپنے طرز پر عبادت کرنے کی  
اجازت دے دی۔ اور آپ بیٹھ کر دیکھتے رہے۔  
ایسی عظیم الشان رہا داری کی مثال تاریخِ عالم میں  
کرنے سے عاجز ہے۔

### عورتوں کے حقوق

انسانی معاشرہ میں ایک  
مزدہ طبقہ عورت کا بھی  
ہے۔ بعثتِ نبوی سے قبل عورت کی حیثیت انتہائی پست  
(باقی دیکھئے صفحہ ۱۷ پر)

# يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْرِي اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

سیری مدو وہ لوگ کریں گے جنہیں  
تم آسمان سے وحی کرنا گے۔  
(الہام حضرت مسیح پاک صلی علیہ السلام)

پیشوا یا ان ہذا سرِ کبرا احترام  
اقوام عالم میں

پیشوا یا ان ہذا سرِ کبرا احترام  
اقوام عالم میں

پیشوا یا ان ہذا سرِ کبرا احترام  
اقوام عالم میں



# ہندستان کے عظیم اوتار حضرت رام چندر جی مہاراج

از محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اسلام نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت رب العالمین بیان فرمائی ہے جس کا مطلب ہندی زبان میں ہے سر دھوک پاک۔ یعنی سب جہانوں کی پرورش کرنی والا اس نے اپنی صفت ربوبیت کے ماتحت ہمارے جسم کیلئے ہزار نعمتیں پیدا کی ہیں جس خدا نے ہمارے فانی جسم کی غذا و بقا کا انتظام کیا ہے اس نے ہماری روح کی غذا و بقا کا بھی انتظام کیا ہے۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ روح جو جسم کے مقابلہ میں باقی رہنے والی ہے اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ یہ امر حکیم خدا کی شان کے خلاف ہے۔ روح کی غذا کیا ہے، وصال الہی اور عشق الہی۔ اور حقیقی عشق اور وصال الہی بجز دھی اور الہام کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جس طرح ہر قوم اور ملک کے رہنے والوں کی جسمانی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا سامان کیا ہے اسی طرح روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا بھی سامان کیا ہے۔ اگر کسی قوم یا ملک کو اس سے محروم نہیں کیا۔ خدا نے سب قوموں اور ملکوں کی روحانی غذا کے لئے ان میں دھی اور الہام کا سلسلہ جاری کیا اور ان میں اپنے رشی، مہن، نبی۔ اوتار اور رسول بھیجے۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں یہ اسر بطور کلیہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی ابتداء الہام الہی سے ہوئی۔ اور توحید الہی ہی سب کا بنیادی عقیدہ تھا۔ اور جس قدر بانیان مذاہب ہوئے ہیں۔ انہوں نے توحید یعنی ایک خدا کی تعلیم دی۔ لیکن ابتدائی دور گزر جانے اور راستہ بانیان مذاہب کی تعلیم سے دوری اور عوام کی جہالت کے باعث مذاہب کی اصل صورت مسخ ہو گئی۔ اور ان میں ایسے عقائد و رسوم رادیا گئے جو ان کے مقدس بانیوں کی تعلیمات سے دور کا بھی تعلق نہ رکھتے تھے۔ ہندو دھرم بھی اس طبقہ سے مستثنیٰ نہیں۔ دیدوں کے زمانہ میں آریہ ہندو عقیدہ توحید کے باوجود تھے اور ایک ایسور کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ہندو دھرم شاستروں کے مطابق زمانہ کو مندرجہ ذیل چار یوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ست یوگ۔ تریٹا یوگ۔ دواپر یوگ۔ اور کل یوگ۔ ہر ایک یوگ میں جھگوان کے اوتار۔ خدا کے رشی مہن، اور انبیاء اصلاح خلق اور مخلوق کا خدا سے تعلق قائم کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں یہ رشی اور مہن ہوئے ہیں۔ ست یوگ کے زمانہ میں بے شمار شیول کے علاوہ ہزارے بڑے بڑے اوتار مانے گئے ہیں۔

تریٹا یوگ میں پرشورام اور رام چندر جی مہاراج اہم اوتار مانے گئے ہیں۔ دواپر یوگ میں کرشن جی مہاراج دیاس جی۔ بلرام جی اور بیدھ جی بڑے بڑے اوتار ہوئے ہندوؤں میں بالخصوص سناٹن دھرمی ہندوؤں میں تریٹا یوگ کے اوتار رام چندر جی مہاراج اور دواپر یوگ کے اوتار کرشن جی مہاراج کی بڑی مہارت اور

عظمت ہے۔ اور لاکھوں لوگ آج بھی ان کے بارہیں بڑی شہر تھار کھتے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم تریٹا یوگ کے اوتار حضرت رام چندر جی کے بارہ میں کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

ہندو لٹریچر میں حضرت رام چندر جی کی زندگی کے بارہ میں دو ماخذ اس وقت موجود ہیں۔ (۱) بالکی رامائن جو سنسکرت میں ہے۔ (۲) تلسی رامائن جس میں ہندی دھرم اور شلوکوں کی صورت میں سارے کلام کو منظم کیا گیا ہے۔

تریٹا یوگ کے متعلق کہا گیا ہے دھرم کے چار چروں یعنی ستیہ، دیا، تپ اور دان میں آہستہ آہستہ کی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے دھرم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور دھرم کی لانی ہونے پر اوتار کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ جب حضرت رام چندر جی کا ظہور ہوا تو دھرم میں کمزوری شروع ہو گئی تھی۔ مہاتما تلسی داس جی نے رامائن میں اس کا بیان یوں کیا ہے:-

تسی میں سو مٹھی سناؤں تو ہی  
سہ مٹھی پر ای جس کارن موی  
جب جب موت دھرم کی ہانی  
باوہم اشترا دھم ابھیما فی  
کرہم انیتی جاتے نہیں برنی  
سیدیم و پر دھینو ستر دھرنی  
تب تب پر بھو دھری وودھ شریا  
ہریم کرپا ندھی سجن پسیرا  
(رامائن بالی کاند ۱۳۸)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جیسا کچھ میری مٹھی میں آتا ہے سو مٹھی دی وجر میں تم کو بتاتا ہوں۔ جب جب دھرم کا ناش ہوتا ہے اور نیچ۔ ابھیما فی و شکر تر رکھتے ہیں۔ اور وہ ایسی۔ بہ انسانی کرتے ہیں جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اور حیوان دکھ پاتے ہیں۔ تب دھرم کو پانڈواں پر بھو دھرم کے شریا۔ ہمارا کر کے اوتار لیتے ہیں۔ اور سمجھوں کے دکھ کو دور کرتے ہیں۔ وے بڑے لوگوں کو مار کر نیک لوگوں کی رکھتا کرتے ہیں۔ اور دیدوں کی مراد ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جگت میں اپنے نمونہ سے اپنا شریا و عزت پھیلاتے ہیں۔ شری رام چندر جی کے اوتار لینے کی یہی اہم وجہ ہے۔

آج سے قریباً ۲۵ ہزار سال قبل حضرت رام چندر جی ایکیشو اکو خاندان میں راجہ دشرتھ کے ہاں ان کی بڑی بیوی کوشلیا کے پیٹ سے ایودھیا میں پیدا ہوئے تھے۔ راجہ دشرتھ کی کئی ایک بیویاں تھیں۔ اس وقت کے اصول کے مطابق بڑا بیٹا ہی تخت کا وارث

ہر لگا کسی اونچے طبقے پر یا کسی تالاب میں بنائی گئی تھی۔ اور اس جگہ پر راون اور اس کے ساتھی منتر بنا کر دوسروں سے لڑائی کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کے بعد اس لڑکا کا مقام چھوٹا ناگپوری بتایا ہے۔ بہر حال یہ راکھشس دھرم اور شیطان صفت انسان خدا تعالیٰ کے ایک اوتار کے بالمقابل آکر مارا گیا۔ اس واقعہ پر اگرچہ ہزاروں سال گزر چکے ہیں لیکن ہمارے ملک ہندوستان میں راون پر فتح کے واقعہ کو آج بھی دھرم کی صورت میں ہر سال منایا جاتا ہے۔

راون پر فتح کے بعد رام چندر جی کے ۱۴ سال بھی پورے ہو گئے اور وہ اپنے بھائی لکھن جی اور اپنی بیوی سیتا کے ساتھ ایودھیا میں واپس آ گئے۔ اس موقع پر ایودھیا کے لوگوں نے بہت زیادہ خوشی منائی اور گھر میں چراغاں کیا۔ آج بھی ہر سال دیولی کا تہوار ہندوستان میں اس خوشی میں منایا جاتا ہے۔

رام چندر جی مہاراج کے جیون پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے مصلح تھے اور انہوں نے اپنے ارش اور نمونہ سے ایودھیا کے لوگوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا۔ مثلاً

(۱)۔ آپ نے اپنے علمی نمونہ سے والدین کی فرمانبرداری کا سبق سکھایا۔ اور ۱۴ سال کی کٹھنائی برداشت کی لیکن اپنے والد کے دین اور عہد کو پورا کیا۔ (۲)۔ آپ نے ایودھیا واپس آ کر تمام بھائیوں کے ساتھ اور اپنی حقیقی ماں اور دوسری سوتیلی ماؤں کے ساتھ محبت اور پریم کا سلوک کیا۔ اور دنیا کو بتایا کہ ایک انسان کو اپنے حقیقی اور سوتیلے بہن بھائیوں کے ساتھ کس طرح محبت اور پریم کے ساتھ رہنا چاہیے۔

(۳)۔ ایودھیا واپس آ کر انہوں نے خدا کی جگہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور لوگوں کو اپنے اندر نیکی پیدا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ رامائن کے آخر کاند کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رام چندر جی کے آنے کے بعد جہاں ایودھیا کے لوگ ان کی واپسی سے خوش ہوئے وہاں ان لوگوں نے رام چندر جی کے گن اور ان کی خوبیاں دھارن کیں۔ اور ان کے نیک اعمال کا تتبع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایودھیا کے لوگ، ایسور جگت، نہایت ہی نیک اور خدا ترس بن گئے۔ اور سارے ایودھیا میں رام راجہ (خدا کی حکومت) قائم ہو گئی۔ اور اس کا نتیجہ یہ بھی نکلا کہ وہ سارے لوگ سکھ اور آرام کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔

حضرت رام چندر جی کا عظیم کردار آج بھی دنیا کے لئے مشعل راہ ہے۔ اور دنیا میں امن اور شانتی کی فضا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اسے کاشش! ہم ان کے نمونہ پر عمل کر کے دنیا میں امن، آشتی اور سکون پیدا کر سکیں۔

## درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مرم محمد الہی صاحب ایکٹ سے بوجہ بائیں ہاتھ میر پرناج کے اثر سے فریش ہیں اجاب سے ان کی کالحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عبدالقیوم حیدر آباد)

ہوتا تھا۔ لیکن راجہ دشرتھ کی چھوٹی بیوی کیکئی نے اپنے لڑکے بھرت کے لئے کسی دھن کی بناء پر راجہ دشرتھ سے فیصلہ کر لیا کہ ان کے بعد تخت کا وارث بھرت ہوگا جو رام چندر اور لکھن دوں بھائیوں سے چھوٹا تھا۔ اور رام چندر جی جو دشرتھ کے بڑے بیٹے تھے ان کے لئے کیکئی نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ ۱۴ سال کے لئے ایودھیا کو چھوڑ کر جنگل میں رہیں گے۔ چنانچہ رام چندر جی نے ۱۴ سال کا عرصہ جنگلوں میں گزارا۔ ان کی چھوٹی شادی ہو چکی تھی اس لئے ان کی بیوی سیتا نے بھی جو راجہ جنگ کی بیٹی تھیں اپنے خاوند کے ساتھ ہی جنگل میں رہنے کا فیصلہ کیا۔

رام چندر جی اور لکھن جی دونوں بھائی دشاوترشی کے شاگرد تھے اس لئے جب جنگل کو روانہ ہونے لگے تو رشی دشاوترش سے اجازت حاصل کی اور ایودھیا کے لوگوں کو اداں اور روتا ہوا چھوڑ کر ایودھیا سے روانہ ہو گئے۔ ابتدائی چند دن انہوں نے بالیک رشی کے آشرم میں گزارے اور پھر دال سے ہندوستان کے دیگر علاقہ جات میں گھومتے رہے۔ اسی دوران میں ان کا مقابلہ کچھ راکھشسوں یعنی شیطان صفت لوگوں سے ہوا جو خدا کو نہیں مانتے تھے۔ ان راکھشسوں کا لیڈر راون تھا جس کے ساتھ رام چندر جی کی جنگ ہوئی۔ اور بالآخر رام چندر جی کو اس پر فتح حاصل ہوئی۔ اور یہ ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء کا مقابلہ کرنے والے ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے انبیاء فقیاب ہوتے ہیں۔

رامائن میں اس امر کا ذکر آتا ہے کہ راون اور اس کے ساتھی لڑکا کے رہنے والے تھے۔ اور عام ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ راون اس لڑکا کا بیٹا ہے والا تھا جو ہندوستان کے بالکل جنوب میں واقع ہے اور جسے آج کل شری لڑکا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو کا دارالافتاء سیلون ہے لیکن نئی تحقیق کے ذریعہ یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ راون اور اس کے ساتھی شری لڑکا سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ یہ لڑکا بھارت و رشی میں ہی چھوٹا ناگپور کے علاقہ میں واقع تھا۔ اسی بارہوی ایک حقیقی مصفون ہندی سالہ کا دہائی جون ۱۹۷۵ء کے شمار میں جناب ڈاکٹر سنسکرت صاحب کا شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے بتایا کہ راون ایک سر اور دو ہاتھوں والا انسان ہی تھا۔ یہ غلط ہے کہ اس کے دس سر اور تیس ہاتھ تھے۔ انہوں نے بالیک راماائن کے حوالے سے بتایا ہے کہ جب راون رخی ہو کر موت کے گھاٹ اترا تو وہ ایک سر والا انسان ہی تھا۔ بہت

زیادہ بلوان اور طاقتور ہونے کی وجہ سے اس کو کئی سرور اور کئی ہاتھوں والا بتایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے بتایا ہے کہ راون کو گند جاتی میں سے تھا۔ کیونکہ گند جاتی کے لوگ اب بھی اپنی آپ کو راون و رشی کہتے ہیں۔ نیز یہ لکھا ہے کہ راون کی جگہ کو لڑکا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

آج سے قریباً ۲۵ ہزار سال قبل حضرت رام چندر جی ایکیشو اکو خاندان میں راجہ دشرتھ کے ہاں ان کی بڑی بیوی کوشلیا کے پیٹ سے ایودھیا میں پیدا ہوئے تھے۔ راجہ دشرتھ کی کئی ایک بیویاں تھیں۔ اس وقت کے اصول کے مطابق بڑا بیٹا ہی تخت کا وارث



# حضرت بابا نانک جی علیہ السلام اور ان کی تعلیمات

از محترم مولانا شریف احمد صاحب لکھنؤ فاضل نائٹ امر عاتق و استاد دیان

**بابا نانک جی کا روحانی مقام**

بابا اور پہلے گورو تھے۔ اور جماعتِ اعریہ کا عقیدہ ہے جیسا کہ ان کے بارے میں حضرت بابا سلسلہ اعریہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

(۱) "اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدا نے عزت و جل اپنی محبت کا شریعت پلائے ہے۔"

(پیغمبر صلح ص)

(ج) "بود نانک عارف و مرد خدا راز نامے معرفت را راہ گشا"

(کہ نانک ایک عارف اور خدا رسیدہ انسان اور الہام پانے والے تھے اور انہوں نے معرفت کے راز کو خوب کھول کر بیان کر دیئے)

(ج) "یقین ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور

چنانچہ بابا نانک زندہ خدا سے کلام کرنے اور اپنے ملہم ہونے نے بارہا خود فرماتے ہیں:-

(۱) "تھا کر ہرا سدا بملتنا

نرب جوں کو پر بھردان دیتا" (معدہ ۵)

(ب) "جیسی میں آئے خصم کی بانی

تیسرا کر گیمان دے لالو" (تنگ عدا)

کہ ہمارا خدا ہمیشہ بولتا ہے۔ اور وہ تمام مخلوق کو اپنی بخشش سے نوازتا ہے۔ میرے پاس جیسے

جیسے خدا کا کلام آتا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دیتا ہوں۔

**بابا نانک کی پیدائش**

ایک گاؤں رائے بھڑے کی عورتی میں دجوا جلی

نشکھ کھلاتا ہے) مہتہ کالورام کے ہیں (جو تونڈی

کے مہان جاگیر دار رائے بولار کے کارندہ تھے اس

کی زمین کا حساب ان کے سپرد تھا) نومبر ۱۶۶۹ء

مطابق ۱۵۲۶ء بکری کو موی۔ آپ کی پیدائش

چونکہ منہال میں ہوئی تھی اس لئے نانک نام رکھا

گیا۔ (تواریخ گورو خالصہ ص ۱۹) نیز آپ کی پیدائش

کے بارہویں ایک سلطان فقیر نے آپ کے والد مہتہ

کالوجی کو بشارت دی تھی۔ اس کے علاوہ آپ کی

پیدائش ایک سلمان دایہ کے ہاتھوں ہوئی جس کا نام

مائی دوتان تھا۔ (رسالہ سنت سپاہی ائمہ نومبر ۱۹۶۱ء)

**گورو نانک جی کی تعلیم**

(۱) "کشم نے

اسلامی تاریخوں کے

حوالہ سے لکھا ہے کہ میر سید حسن جو اس علاقہ میں ولی

صاحب کرامت۔ صلح کل اور بیہ لاگ پیرانا ہرانا تھا

اور مہتہ کالو کے گھر کے پاس رہتا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اپنا تمام علم دینی اور دنیوی گورو نانک جی کو پڑھایا۔ اور راہِ حق کے بڑے بڑے راز بھی بتائے۔ (تواریخ گورو خالصہ ص ۹۹)

(ب) "آپ قرآن شریف کی تعلیم۔ یہ بھی فقیروں سے سن سنا کر اچھے واقف ہو گئے تھے۔ اس بات کا ثبوت ان کی آخری عمر کی بیان کردہ بانی سے مل جاتا ہے۔"

(پراچین بیڑاں ص ۶۱)

(ج) "۱۵۳۹ء بکری میں ولوی قلب الدین کے پاس فارسی پڑھنے کے لئے بٹھلائے گئے۔ گورو نانک جی کی عقل اتنی تیز تھی اور حافظہ اتنا اچھا تھا کہ تھوڑے وقت میں ہی آپ نے کافی تعلیم حاصل کر لی۔" (اخبار فتح گورو نانک نمبر ۱۹۷۱ء)

**گورو نانک کا بچپن اور جوانی**

توندی کے مسلم راجپوت جاگیر دار رائے بولار کو بچپن سے ہی بابا نانک سے ایک محبت تھی اس نے مہتہ کالوجی کو کہا:-

"جب تک نانک بچہ ہے تب تک نانک جی کی خدمت ہم کریں گے۔ آج سے لے کر نانک کو پوشائیں جی ہم بنا کر دیں گے۔ اور اس کا خرچہ بھی ہم سے لیا کرو۔۔۔۔۔ جتنا تیرے گھر کا روپیہ نانک نے ضائع کیا سوحاب کر کے مجھ سے لے لو"

(جہنم ساکھی بلا ص ۲)

گورو نانک جب بچہ ہی تھے رائے بولار نے ایک مرتبہ دیکھا کہ دخت کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ اور سانپ اوپر اپنا پیچ لہرا رہا ہے۔ یہ ڈر گیا کہ کہیں یہ سانپ بچے کو نہ کاٹ لے۔ جب قریب آیا سانپ تو بھاگ گیا۔ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ بچہ گورو نانک ہے۔ تب سمجھ گیا کہ یہ بچہ ولی اللہ ہو گا۔

جب بابا جی کے والد مہتہ کالوجی نے ایک تم ان کو بیوپار کے لئے دی تو آپ نے یہ رقم بھوکے درویشوں اور فقیروں کے کھانے پر خرچ کر دی۔ اور یوں ایک سچا سودا کر بنا۔ مہتہ کالوجی اس پر اپنے بیٹے نانک پر سخت ناراض ہوئے۔ اور مارا بھی۔ جب رائے بولار کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے مہتہ جی کو بلایا اور کہا:-

"جب میں نے تم کو حکم دے رکھا ہے

کہ جو کچھ نانک خرچ کریں وہ تم میرے

خزانہ سے لے لیا کرو۔ لیکن اس کو کچھ نہ

کہنا۔ پھر تو نانک پر کیوں ناراض ہوتا ہے کیا کہوں تو تو نانک کا باپ ہے نہیں تو ابھی سزا دوں"

(تواریخ گورو خالصہ ص ۱۰۳)

پھر نانک جی کو رائے بولار نے بعل میں لیا اور پدیشانی کو چوما اور اسی وقت نوکر کو بلا کر کہا کہ ابھی میں روپے گھر سے لا کر کالو کو دیے جائیں۔ (جہنم ساکھی ص ۳۵-۳۶)

اسی صدق کو دیکھ کر بھائی دیر سنگھ جی "رائے بولار" کے بارے میں لکھتے ہیں:-

"وہ دانا و دین (آنکھیں) ہم کو۔ وہ تجھ کو اور تیرے پیاروں کو پہچاننے والی آنکھیں۔ وہ مل آج اے داتے! آج دے ہم کو رائے بولار کی آنکھیں، بابا کالو کی سکا آنکھیں نہیں۔۔۔۔۔ اے داتا دے ہم کو وہ آنکھیں۔ غنا سیت کریم کو وہ آنکھیں۔ آج بھی دیکھیں تجھ کو جس نے دیکھا تھا تجھ کو رائے بولار نے۔"

(گورو نانک چھٹکار)

**بابا نانک کی شادی**

اپنے بیٹے نانک کو اپنے داماد بے رام داس کے پاس سلطان پور (ریاست کپورتھلہ) میں بھجوا دیا وہ نواب دولت خان لودھی تھا۔ رائے بولار نے دولت خان کو لکھ دیا کہ نانک خدا کا پیارا ہے اس کا خیال رکھنا۔ چنانچہ دولت خان لودھی نے ان کو اپنے مودی خانہ کا نگران مقرر کر دیا۔ اور ان سے ہر طرح کا حسن سلوک کیا۔

اور جب گورو نانک کی بٹال میں شادی ہوئی تو رائے بولار اور دولت خان لودھی دونوں نے مل کر سارا ساز و سامان لایا تھی۔ گھوڑے۔ رتھ گڈے۔ پالکی اور بے شمار دولت اس موقع پر پیش کر کے اپنے صدق اور عقیدت کا ثبوت دیا۔

(نانک پرکاش)

سلطان پور کے قیام کے دوران بابا نانک کے کئی حاسد پیدا ہو گئے۔ آپ نے ان کو مودی خانہ کی ملازمت ترک کر کے درویشی جامہ پہن لینے کا فیصلہ کیا۔ جب دولت خان لودھی کا اس کا علم ہوا تو بلا کر کہا:-

"اے نانک میری قسمتی ہے کہ تیرے

جیسا میرا اہل کار فقیر ہو گیا ہے"

(میکالف اتھاس ص ۲۹)

**بابا نانک کی درویشانہ زندگی اور مسلمان فقیروں سے ملاقات اور اسلامی متبرک مقامات کی زیارت**

بابا نانک نے جب درویشانہ زندگی اختیار کر لی تو مسلمان صوفیوں اور فقیروں کی صحبت میں رہے۔ مسلمانوں کے متبرک مقامات کی زیارت کی۔ وہاں چلہ کشی کی (دیندادیں) تک کا ج بھی کیا۔ اور اسی سفر میں بھائی مردانہ مسلمان آپ کا ساتھی رہا۔ چنانچہ ان امور کا لازمی نتیجہ واثریہ نکلا کہ آپ قرآنی اور اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوئے اور یہی اثر آپ کی بانی سے ظاہر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱)۔ مشہور تاریخ دان ڈاکٹر تارا چند فرماتے ہیں:-

"It is clear that Nanak took the Prophet of Islam as his model and his teaching was naturally deeply coloured by this fact."

(INFLUENCE OF ISLAM

ON INDIAN CULTURE P. 169)

کہ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ بابا نانک نے پیغمبر اسلام کو اپنا اسوہ بنایا۔ اسی لئے آپ کی تعلیمات اس حقیقت سے رنگین و متاثر نظر آتی ہیں۔

(۲)۔ ڈاکٹر امین رادھا کرشنن سابق

صدر ہند فرماتے ہیں:-

"گورو نانک جی اسلام مذہب کے مسدود تہذیب سے بے حد متاثر تھے۔

اور انہوں نے بت پرستوں کو بہت

پھٹکارا۔ خدا تعالیٰ واحد یگانہ ہے۔

اور وہ انصاف بھرا پیار کرنے والا

ہے اور نیک ہے۔ غیر محرم ہے اور

غیر محدود ہے۔ نیز عالم کائنات

کا خالق ہے"

(گورو نانک جوت تے سروپ ص ۱۱)

(۳)۔ "اسلامی صوفی فقیروں نے

گورو نانک جی کے دل پر بہت گہرا اثر

ڈالا تھا۔ صوفی جیون اور سکھی مارگ میں

مقدمہ باتیں مشترک ہیں۔۔۔۔۔ گورو

نانک جی کی تعلیم اور صوفی مذہب ایک

ہی شکل ہے۔" (گوروت وشن ص ۱۲۷)

(۴)۔ ایک انگریز مصنف سر جان میکلم

لکھتے ہیں:-

"Nanak did not

deny the mission of

Mohammed. The

Prophet was sent,

he said, by God



to the world to do good and disseminate the knowledge of one God through means of the Kuran."

(SKETCH OF SIKHS P. 160)

کہ نانک نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کا انکار نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ پیغمبرِ مسلم ربی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجے گئے کہ ان کی کریں اور ان کی تعلیم دیں۔ اور قرآن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کریں۔

### بابا نانک کی یادگاریں

سکتے اتنا اس سے ثابت ہے کہ

(۱) چولا صاحب :- بابا جی آخری ایام میں ایک چولا پہنتے تھے جو ان کو لہذا سے ملا۔ جس پر قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ - ایت اکرسی - کلمہ طیبہ لاکر اَللّٰهُ اِلَہُ الْاَلَمِ اَحَدٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ الْاَلَمِ اور قرآن کی دوسری آیات درج ہیں۔ اب یہ چولا دیرہ بابا نانک میں بریدی صاحبان کے پاس محفوظ ہے اور ہر سال وہاں ایک میلہ لگتا ہے۔ اور اس کے درشن کر دئے جاتے ہیں۔

(۲) پوٹھی صاحب (قرآن مجید) :-

یہ کتاب گورو جی کے مکہ مدینہ اور اسلامی ملکوں کے سفروں میں آپ کے ہمراہ رہی۔ اور آپ کی وفات کے بعد یہ کتاب گورو ہر سہائے (فیروز پور کے گورو وارے) میں محفوظ تھی۔ چنانچہ ایک سیکھ دوران نے بھی لکھا ہے :-

"گورو ہر سہائے میں ایک قرآن شریف پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ قرآن شریف ہے جس کو گورو نانک عتقہ مدینہ کے سفر میں اپنے ہمراہ لے گئے تھے"

(خالد سماچار ۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

اور جس کا ذکر بابائی گورو داس جی بھی اپنی وارد میں فرماتے ہیں :-

بابا پھر بکے گیا نیل بستہ : ہار بن واری عصا ہتھ کتاب کچھ : کوزہ بانگ کی دھاری بیٹھا جائے تہیت وچ : جتھے جاتی جگ گزاری (داران بھائی گورو داس جی ص ۱۱)

### بابا نانک کی پاکیزہ تعلیمات

(۱) اسلامی تعلیم کا خلاصہ کلمہ طیبہ لاکر اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ الْاَلَمِ میں مندرج ہے جس کے دھتے ہیں۔ اول خدا تعالیٰ کی توحید

دوسرے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت۔

بابا نانک فرماتے ہیں :-

"کرنی کلمہ آکھ کے تان مسلمان سدائے" (گرنٹھ محلہ ۱)

"صاحب میرا ایکو ہے۔ ایکو ہے بھائی

ایکو ہے" (آسا محلہ ۱)

ایکو کرنا جی بنگ کیستا : (محلہ ۱)

"ایکو سمر دنانکا جو جل تھل رہیا سائے

دوجا کا ہے سمریئے جو جتے تے مر جائے" (محلہ ۱)

"پاک پڑھو کلمہ رب دامن نال ملائے

ہویا مشوق خدائے دا ہویا تل المائے" (جمن ساکھی بالا محلہ ۱)

"اولی ناؤں خدائیدا در دربان رسول

شیخائیت راس کر تان درگاہ پویی قبول"

(جمن ساکھی دلائییاں ص ۱۱)

(۲) مساوات انسانی :- اسلامی تعلیم

ہے کہ خدا رب العالمین ہے۔ اور تمام انسان خدا

تعالیٰ کی مخلوق ہونے کی وجہ سے بھائی بھائی ہیں۔

کالے گورے۔ ذات پات کو کوئی فرق نہیں ہے۔

مساوات انسانی کی تعلیم ہے۔ بابا نانک بھی فرماتے

ہیں :-

"اول اللہ نور اُپا پادرت سب بند

اک نور تھیں سب جگ اُچیا کون بھلے کون مند"

"ایک پتا ایکس کے ہم بالک"

"ذات پات نہ پوچھے کو

ہر کو بجے سو ہر کا ہو"

(۳) ہرزمانہ میں رشی منی اور رائے

میں :- قرآن مجید کی تعلیم ہے اِنْ قَدْ اُمِّتَ

اَلْاِخْلَاقِ فَاِتَّبِعْ اَحْسَنَ رِیْضِ (فاطر) کہ دنیا میں کوئی

قوم نہیں گزری جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نسخ

اور ریفارم نہ آیا ہو۔ چنانچہ گورو بابی فرماتے :-

"جگ جگ سچات ادیا یا

تیسج رکھدا آیا رام راجے"

(محلہ ۱)

"جے سوچدا گو ہے سورج پڑے ہزار

ایتے چائن ہو دیا گور بن گھور اندھار"

"سوا لاکھ پیسہ آئے دُشیا ماہیں

آپ اپنی نوستیں سمجھو ہلڈتے راجے"

(جمن ساکھی بالا محلہ ۱)

گورو نانک دیو جی کی پرگنہ بٹالہ کے

گورو کے بارہ بیٹے ایک ایک اہم پیشگی

بابا نانک ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتے تھے

اور اس سے کلام پاک آگے پہنچاتے تھے۔

"جیسے میں آوے خصم کی بانی

تیسٹر کرے گیاں دے لالو

چنانچہ بابا نانک سے ایک مرتبہ بھائی مردانہ

نے پوچھا کہ گورو جی ! کیا آپ کے بعد بھی کوئی

گورو آئے گا ؟ اس بارہ میں جمن ساکھی بھائی بالا

میں یوں مرقم ہے کہ :-

"تان مزانے پچھیا گورو جی کبیر بھگت

بہیا کوئی ہو رہی ہو یا۔ ہے۔ سہری

گورو نانک آکھیا عمر دانا اک جٹیا

ہوسی۔ پر آساں توں بچھے سو برس

توں ہوئی۔ پھر مردا۔ نے پچھیا جی کبیر

تھائیں آتے ملک وچ ہوئی۔ تان گورو

جی نے کہا۔ مردانیاں ! نہ تھار دے بھگت

سب آکر وچ ہند سے ہیں۔ پر او

کبیر ناؤں وڈا ہوئی۔

(جمن ساکھی بھائی بالا والی دوسری ساکھی ص ۱۱)

نیز گورو جی نے فرمایا :-

نکی کل والی شرع نبیری قاضی کرشنا ہویا

(آدھرنٹھ ۸۳۹)

کہ بھگت کے بھگتوں کا فیصلہ کرنے کے لئے شری

کر شری قاضی کے روپ میں پرگٹ ہوں گے۔

نیز فرمایا :-

آون اٹھترے جاون رستانوں ہو بھی اٹھ سہر کا چلا

سچ کی بانی نانک آکے سچ سنانسی سچ کی بیلا

### بقیہ صفحہ (۳)

اختیار کی اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے

کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں۔ اور اس

بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک ایک نیک

اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جن

کو خدا نے عہدِ علیٰ اپنی محبت کا شریعت پلا تیا ہے۔

وہ ہندوؤں میں صرف ان بات کی گواہی دیتے

کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔

جو شخص اس کے دستِ برکات دیکھے جو دیر بابا نانک

میں موجود ہیں ان میں سے زور سے ان کے کلمہ

لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دی

ہے اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو مقامِ گورو ہر سہائے

صلی فیروز پور میں موجود ہیں ان میں ایک قرآن شریف

بھی ہے تو اس کو اس نے تبرکات ہو سکتا ہے کہ

بابا نانک صاحب نے اپنے بول اور باتِ شریعت

اور اپنے پاک و پاکہ سے اس کو معلوم کر دیا

تھا کہ انہی کے لئے یہ گورو تھے۔ اور انہی

نے الہام کا دعویٰ کر کے انہی کا طرف سے

ان پیشگیوں کا حاصل یہ ہے کہ مندرجہ بالا

میں ہندوستان آئے۔ اور ۱۹۷۷ء بکرمی میں

ان کا راج ختم ہو جائے گا۔ ان مغلوں کے راج

کے ختم ہونے کے بعد پھر ہندوستان ملک

پنجاب اور پرگنہ بٹالہ سے ایک مرد کا چیلہ

اور گورو آکھئے گا۔ جو خدا کی بادشاہت کو دنیا

میں قائم کرے گا۔

چنانچہ اس کے مطابق بابی جماعت احمدیہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام

کی پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۶۳ء کو قادیان

تحصیل بٹالہ میں ہوئی۔ اور آپ نے

۱۸۹۰ء میں اعلان فرمایا کہ آپ مختلف

دھروں کی پیشگیوں کے مطابق موعود مصلح

اور گورو ہیں۔

امید ہے ہمارے سیکھ بھائی بھی گورو

نانک کے جیون پر قرآن کے مطابق اپنی زندگی کو

بنائیں گے۔ اور ان کی پورتر تعلیمات

کو مد نظر رکھیں گے۔ اور گورو جی کی پیشگیوں

"پرگنہ بٹالہ کا گورو" کے انوسار اس کے

مصدق گورو کو شناخت کر کے ان کے

مقدس مشن کو پروان چڑھانے کے لئے

جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

نشان اور کرامات دکھلا کر اس عقیدہ کا خوب کھٹک اور

رد کر دیا جو کہا جاتا ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نہیں اور

نہ نشان ظاہر نہ ہے۔ بلاشبہ بابا نانک صاحب کا وجود

ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رشتہ تھی۔

اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری و تہا جس نے

اس فترت کو دور کر دیا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں

کے دل میں تھی۔ لیکن اگر اس کو یہ بھی بدست تھی کہ

ہندو مذہب بابا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ

نہیں اٹھا یا اگر پندرہ سو سالوں کے بعد اس نے یہ

الہام کی تعریف کی کہ کرتا ہے :- وہ ہندو مذہب

اور اسلام میں کچھ فرق ہے۔ اگر اس کو اس کی

تعلیم کی گواہی دی جائے کہ اگر اس کے وجود اور اس کی

پاک تعلیمات سے کچھ فائدہ نہ آیا ہوتا تو آج ہندو

اور مسلمان سب کے سب ہوتے۔ اس لئے ضروری ہیں اس

تصور سے کہ اس بات کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا

اور گورو بن گیا۔ مگر انہی گوروں نے اس کے لئے

پھر روشنی نہ چلائی۔

(مغلام صفحہ ۵ تا ۱۳)

"بادشاہ میرے کپڑوں سے رکت ڈھونڈ لے گا!"

(الہام حضرت مسیح پالٹ علیہ السلام)

SK GHULAM HADI & BROTHERS,  
(READY MADE GARMENTS DEALERS)

CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Dist. BALASORE (ORISSA) PHONE. 122-253.

پیشکش



از محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مندرجہ مدرسہ احمدیہ قادیان

وحی الہی

دُنیا سے کہتا ہوں .... جس طرح  
 باپ نے مجھے سکھایا اسی طرح یہ  
 باتیں کہتا ہوں اور جس نے مجھے پہچان  
 دیا میرے ساتھ ہے اُس نے مجھے  
 اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ ہمیشہ  
 وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند

”ایک عالم شرع نے آزانے کے لئے اُس سے پوچھائے اُسنادا تو ریت میں کونسا حکم بڑا ہے؟ اس نے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دلی اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھو بڑا اور پہلا حکم یہی ہے اور دوسرا اُس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پروردگار سے اپنے برابر محبت رکھو۔ انہی دو حکموں پر تمام تواریات اور انبیاء کے

ان آیات میں جلیا سنا ہوں میری تعلیم  
میری نہیں بلکہ میرے بھائی کے لیے ہے  
”اللہ کی طرف سے ہے۔“ جو میں نے اس  
سے سنا وہی دنیا سے کہتا ہوں۔ ”جس طرح  
باپ نے مجھے سکھایا۔“ وہی حق بات بتائی  
جو خدا سے سنی۔“ جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا

رسول اللہ

(ریختن باب ۱۷)



ان تمام آیات سے بالبدہت ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نامری بڑی کثرت سے اپنے لئے رسول اللہ ہونے کے الفاظ استعمال کرتے تھے اور آپ اللہ تعالیٰ کے بھی رسول تھے۔

**نبی** | حضرت مسیح نامری کے لئے اناجیل میں نبی کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

ملاحظہ ہو:-

”یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے برا اور کسبے بے عزت نہیں ہوا۔“ (متی باب ۱۳)

”اور وہ اُسے پکڑنے کی کوشش میں تھے کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔“ (متی باب ۲۱)

”عزت نے اس سے کہا اے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔“ (یوحنا باب ۶)

”یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔“ (یوحنا باب ۴)

”پس جو مجھ اس نے دکھایا وہ لوگ اُسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں ہونے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔“ (یوحنا باب ۶)

یہ تو ثابت پہلو ہے منفی پہلو یہ ہے کہ اناجیل میں حضرت مسیح نامری نے اپنی بڑت و رسالت سے کبھی انکار نہیں کیا۔

## اخلاقی تعلیم

مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی انہیں کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو طیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں جو راستی کے بھر کے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحمت ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کرتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستلے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی انہیں کی ہے۔ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے جھڑو کیونکہ وہ اپنے کورج کو بد دل اور نیکوں و دلوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں و دلوں پر مینہ برساتا ہے۔ لے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔

(اقتباسات از متی)

## دعا کی اہمیت

حضرت مسیح نامری نے دعا کو بہت اہمیت دی ہے اور اپنے پیروکاروں کو بھی خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں کرنے کی نہایت مؤثر رنگ میں تحریک فرمائی اور خود بھی کرنا دعا میں کی ہیں فرمایا:-

”اور جب تم دُعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو۔۔۔۔۔ جب تو دُعا کرے تو اپنی کوشش میں جا اور اپنا دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دُعا کر۔۔۔ مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ دُعا کرو تو ماڈ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو دُعا کرتا ہے وہ پاتا ہے اور کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے۔۔۔۔۔ پس جبکہ تم بڑے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دیگا؟“

واقعہ صلیب کے موقع پر حضرت مسیح نامری نے بڑی کرناک دعا میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا میں فرمایا:-

”دُعا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے نل جائے۔“ (متی باب ۲۶)

## واقعہ صلیب

حضرت مسیح نامری نے جب اپنا دعویٰ بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا تو درجہ انبیاء کرام کی طرح آپ کی بھی شدید مخالفت ہوئی بائبل میں پیشگوئی تھی کہ مسیح کی خدا کی گواہی ایلیا بنی آسمان سے اتر کر دیں گے اس کا جواب حضرت مسیح نے یہ دیا کہ یوحنا (بپتسمی) ایلیا کے رنگ میں آچکا ہے۔ مگر یہودیوں نے اس تاویل کو قبول نہ کیا اور سخت ترین مخالفت کی بائبل میں بتایا گیا تھا کہ جو کوئی تمہاری یعنی صلیب پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے۔

دیکھتوں (۳۱) اس لئے یہود نامسوود نے حضرت مسیح نامری کو جھوٹا اور لعنتی ثابت کرنے کے لئے صلیب کی نگرانی پر مارنے کی پوری کوشش کی۔

## عظیم الشان پیشگوئی

حضرت مسیح نامری علیہ السلام نے درحاضر کے متعلق ایک بڑی ہی پر عظمت پیشگوئی بیان فرمائی ہے جو بڑی وضاحت کے ساتھ جامعہ احمدیہ کے وجود میں پوری ہوئی ہے

یہ پیشگوئی اس طرح شروع ہوتی ہے

”میرے یوروشلم لے یوروشلم تو جو نہیں کو قتل کرتا ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتا ہے۔ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔۔۔۔۔ اور بادشاہی کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔“

(اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ روحانی بادشاہت بنی اسرائیل سے بنی اسماعیل کی طرف منتقل ہو جائے گی اور عالمگیر ہوگی اور مسیح موعود حضرت مسیح نامری کے نام پر آئے گا خود نہیں آئے گا پھر فرمایا:-

”جیسے بجلی پرپ سے کوند کر پھم ٹپک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔“

اس آیت میں درحاضر کے خصوصی حالات سامنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جن کے ذریعہ سے بجلی کی طرح اس کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گا اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ پانچ سو سال بعد ابن آدم یعنی مسیح موعود کے لئے آسمان پر لٹکایا جائے گا۔ چنانچہ عظیم الشان اور عالمگیر نشان سبھی آسمان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دکھایا گیا اس کے بعد لکھا ہے:-

”اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیئیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آمادہ کھیں گی۔“

ان آیات میں ایک بڑی ہی ایمان افروز بات بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں حضرت مسیح نامری علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ایک ایسی حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے کہ جس کے نتیجہ میں دائمی زمین کی سب قومیں چھاتی پیئ رہی ہیں۔ حضور نے مسیح کی صلیبی موت سے نجات ثابت کر کے یہود نامسوود کو جھوٹا اور حضرت مسیح نامری کو سچا ثابت کر دیا ہے یہود چھاتی پیئ رہے ہیں اسی طرح عیسائیوں کے لئے مسیح کی صلیبی موت سے نجات ثابت کر کے کفار و کاسٹہ باطل کر دیا ہے وہ بھی اپنی چھاتی پیئ رہے ہیں۔

قرآن کریم کی تین آیات سے مسیح کا طبعی ذات ثابت کر کے مسلمان علماء کی تمام آمیزشوں پر پانی پھیر دیا ہے وہ بھی اپنی چھاتی پیئ رہے ہیں۔ بدھ لٹریچر سے حضرت مسیح نامری کی اسی علاقہ میں آمد اور کامیابی ثابت

کر کے اور حضرت مسیح نامری کی اس علاقہ میں عظمت و شوکت ثابت کر کے ان کی ہدایات کے سامان پیدا کرتے ہیں اور یہ اقوام الگ اس انکشاف کے نتیجہ میں چھاتی پیئ رہی ہیں۔ علاوہ ازیں بنی اسرائیل کے دس گندہ قبائل کی واضح طور پر نشاندہی فرما کر اور مسیح نامری کی ان کدوئی ہوتی پھیر دل میں عظمت پانے کے دلائل بتایا فرما کر ان سب قوموں کے چھاتی پیئنے کے سامان پیدا کر دیے ہیں اسی طرح ہندوستان کشمیر سرنگم میں آیت کی قربت کر ان اقوام کے لئے ہدایت کے سامان پیدا کر دیے ہیں۔ پس حضرت مسیح نامری علیہ السلام کی یہ ایک نہایت عظیم الشان پیشگوئی دورِ حاضر میں پوری ہوئی ہے کہ:-

”اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیئیں گی۔“

اس کے بعد لکھا ہے:-

”لیکن اس دن اور اس گھری کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ جہانگیر صرف باپ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا۔ ایسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔۔۔۔۔ پس جاگے وہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کون سے پہر آئے گا تو جاکہ ہوتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھری تم کو گمان بھی نہ ہو گا۔“

(متی باب ۲۵)

## دعا کے مغفرت:

۱۲ مارچ کا درمیانی شب بوقت تقریباً ۱۲ بجے مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش کے برادر بھتی مکرم شرف خان صاحب قادیان میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم انا دہ دیوپی کے متوطن تھے اور ایک عرصہ سے اپنے بہنوئی کے پاس قادیان میں مقیم تھے۔ مورخہ ۲۴ مارچ کو بعد نماز عصر صحن درجہ احمدیہ میں محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہ میت کو عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ قریباً چھوٹے پر محترم حضرت امیر صاحب نے ہی اجماعی دُعا فرمائی۔ (۲۱)۔ مکرم محمد حبیب الرحمن صاحب کوٹلا راجھی (بہار) غرض شریک دُعا مختلف دُعا میں ہیں رومی رسالہ کر کے اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی حالت فخر و شہید بنی بی صاحب درجہ مکرم شیخ امام بخش صاحب احمدی مرحوم وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قادیان بدر سے



# اس کا شہزادہ

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد رضا فاویانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

از مکرم مولوی محمد انعام صاغوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مذہب عالم کی تاریخ کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہر نبی اور اوتار نے اپنی قوم کے بگڑ جانے اور پھر اس بگاڑ کے زمانہ میں دوبارہ اپنی آمد کی خبر دی ہے لیکن یہ خیال کرنا کہ گویا ہر نبی بنفس نفیس خود ہی اپنی قوم کی اصلاح کی خاطر دوبارہ دنیا میں آئے گا جہاں الٰہی نوشتوں کے مطابق امر محال ہے وہاں عقل سلیم کے بھی خلاف ہے۔ پس ہندوؤں اور مسلمانوں اور سکھوں اور عیسائیوں اور دیگر مذاہب کی کتب میں جو ایک اوتار کی آمد کی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور ”نہ کلنگ“ ”امام مہدی“ ”مسیح موعود“ ”پرگنہ بالہ کا گود“ وغیرہ ناموں سے اس اوتار کو یاد کیا گیا ہے دراصل یہ سب نام ایک ہی وجود کے لئے بتائے گئے ہیں جو کلنگ کے زمانہ میں موعود اقوام عالم کے روپ میں ظاہر ہونے والا تھا جس کے ذریعہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ تمام قوموں اور مذہبوں کے پیروکاروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے خدا کے واحد کے آستانہ پر بٹھکائے۔ چنانچہ ایک ہندو دودوان سوامی جھولانا فاقہ جی نے ۱۹۱۱ء میں رسالہ ”سنت میگ“ میں اس نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھا تھا۔

”سنسار کی ساری دھرم پستکوں میں لکھا ہے کہ اب ایک کسی ایسی رستا کا پر اور سجاد ہونے والا ہے کہ اس کے آنے سے سارے کشت دور ہو جائیں گے۔ ہندو کہتے ہیں کہ وہ پوران برہم نش کلنگ اوتار وصال کر س گئے۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ امام مہدی کا پر اور سجاد ہو گا۔ سکھوں کا دھرم اس ہے کلنگی اوتار ہو گا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ البشور سے ایک ہو کر پھر عاریں گے۔ پر تھواب یہ جانتا شیشی ہے کہ ساری ستیا میں پرستگ پرستگ ہوں گی یا ایک ہی۔ اس کا اثر یہ ہے کہ ہمیں یہ ایک ہی ہوں گا۔ ہندو اسے اپنی درشت سے دیکھیں گے مسلمان اپنی سے اور سکھ عیسائی

اسے اپنی درشت سے دیکھیں گے۔ (رسالہ سنت میگ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۳) بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام (۱۸۳۵-۱۹۱۲ء) کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا جو نبی اللہ فی حلقی الانبیاء کہ تو اللہ کا پہلوان ہے جو تمام بیہوش کامرز زبنا کر بھیجا گیا ہے پناچ اپنی لبثت کی غرض و نہایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں یہ خیال اور قیاس نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔۔۔۔۔ یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔“ (لیکچر سیکلٹ) معزز قارئین! یہ زمانہ خریکی اور بدی کی آخری جنگ کا زمانہ ہے۔ جہاں شیطان اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ انسان کو گمراہ کرنے کے دیے ہے وہاں رسل خدا نے اپنے فضل سے ہدایت کے سامان بھی کر دیئے ہیں اور اب اس آخری جنگ میں ہر حال خدا کے رحمن کی فتح اور شیطان کی مکمل شکست مقدر ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں دھرم اور مذہب کی طرف میلان بڑھتا جا رہا ہے۔ مذاہب عالم کی جہان بین ہو رہی ہے اور مذہبی آزادی کے اس زمانہ میں مختلف مذاہب کے پیروکار اپنے اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اکثر دیکھنے اور سننے میں آتا ہے کہ یہ کوشش کچھ ایسے بخل و طعن

پر ہوتی ہیں کہ جس کے نتیجے میں باہمی منافرت بڑھ جاتی ہے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے قریب آنے کی بجائے مزید دوری واقع ہو جاتی ہے بلکہ بسا اوقات فرقہ وارانہ کشیدگی شدید فسادات کا موجب بن جاتی ہے اور مذہب جو مسیح و رشتہ کا سرچشمہ ہوتا ہے وہ چند مفاد پرست افراد کی غلط کاریوں کے باعث بدنام ہو جاتا ہے۔

شہزادہ اس حضرت بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حقیقت اور اس کی حقیقت تعلیمات کی روشنی میں اس قسم کی بے چینی اور باہمی منافرت اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنے، مختلف اہل مذاہب کے درمیان جذبہ محبت کو فروغ دینے اور باہم میل بیکھ کر ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھنے کے لئے نہ صرف نہایت زوریں اٹھوئی دنیا کے سامنے پیش فرمائے بلکہ خود بھی ان پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی جماعت کو بھی ان پر کاربند کر کے دکھادیا۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء میں جبکہ خاص طور پر مذہبی مباحثات کا دور تھا اور آپس کی مخالفت بڑھ رہی تھی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے حکومت وقت کو ایک یورپلی تیار کر کے بھجوایا اور اس کو طبع کر کے شائع بھی کر دیا اس میں آپ نے خاص غور پر مندرجہ ذیل تین تجاویز کو نمٹ کے سامنے رکھی تھیں۔

اول۔۔۔ یہ کہ قانون پاس کر دیا جائے کہ ہر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی خوبیاں تو بیشک بیان کریں لیکن دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کی ان کو اجازت نہ ہوگی اس قانون سے نہ تو مذہبی آزادی میں فرق آئے گا اور نہ کسی خاص مذہب کی طرف تفریق ہوگی اور کوئی وجہ نہیں کہ کسی مذہب کے پیرو اس بات پر ناخوش ہوں کہ ان کو دوسرے مذاہب پر حملہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی۔

۲۔ اگر یہ طریق منظور نہ ہو تو کم از کم یہ کیا جائے کہ کسی مذہب پر ایسے حملے کو جس سے لوگوں کو ہرجا دیا جائے جو خود ان کے

مذہب پر پڑتے ہوں یعنی اپنے مخالف کے خلاف وہ ایسی باتیں پیش نہ کریں جو خود ان کے ہی مذہب میں موجود ہوں۔ ۳۔ اگر یہ بھی ناپسند ہو تو گوشت و نمک ہر ایک فرقہ سے دریافت کر کے اس کے مسئلہ کتب مذہبی کی فہرست تیار کر کے اس کے یہ قانون پاس کر دیا جائے کہ اس مذہب پر ان کتابوں سے باہر کوئی اعتراض نہ کیا جائے کیونکہ اعتراضات کی بنیاد صرف خیال یا جھوٹی روایات پر ہر جنہیں اس مذہب کے پیرو تسلیم ہی نہیں کرتے تو پھر ان کی رو سے اعتراض کرنے کا نتیجہ باہمی بغض و عداوت ترقی کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

افسوس کہ حکومت نے اس وقت میں قیمتی تجاویز کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور ان کو محض خیالی کر کے نظر انداز کر دیا لیکن بالآخر مذہبی فسادات سے تنگ آ کر پورے دس سال بعد یعنی ۱۹۰۸ء میں کو مجبوراً یہ قانون پاس کرنا پڑا کہ ایک مذہب کے لوگوں کو دوسرے مذہب پر حملہ کرنا اور ناروا سختی کرنا درست نہیں اگر کوئی دوسرے کرے تو اس پمفلٹ یا مضمون کے چھاپنے والے پر پریس یا اخبار کی ضمانت لی جائے یا اسے ضبط کیا جائے۔

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمد احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) آج جب کہ ہندوستان میں سیکرولر ہے اور ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے جماعت احمدیہ جملہ مذاہب کے پیشرو یا ان کا احترام کرنے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فضا کو استوار کرنے کی غرض سے ہر سال جلسہ پیشرو یا ان مذاہب کے انعقاد کرتی ہے اور مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کرتی ہے تاکہ ایک سیٹھ سے مختلف مذاہب کے بانیان کی سیرت و سوانح اور ان کی تعلیمات کو پیش کیا جاسکے۔

اس کے شہزادہ اس حضرت بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام دنیا میں باہمی صلح امن اور آشتی قائم کرنے کی اس قدر توجہ تھی کہ ۱۹۰۸ء میں اپنی زندگی کے آخری دو تین دنوں میں ایک رسالہ ”پیغام صلح“ کے نام سے تصنیف فرمادیا اور اس کے آغاز ہی میں اہل ہند کو مخاطب کر کے فرمایا:-

”میں عرض بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے ”پیغام صلح“ باوجود تمام آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور بعد میں دل و دماغ جاتی ہے کہ وہ قادیان



## صلح کا اقرارنامہ

ہندو اور مسلمانوں میں ختم ہونے والی صلح کی عمل صورت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر اس قسم کی صلح نام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین و تکذیب چھوڑیں تو میں سب سے پہلے اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم جو سلسلہ کے لوگ ہمیشہ دیو کے مصدق ہوں گے اور دید اور اس کے رشتہ داروں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رستم نادان کی جڑ تین لاکھ روپے سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار کر لیں کہ اس پر دستخط کریں لیکن ایسے معاہدہ پر فریقین کے دس دس ہزار سمجھ دار لوگوں کے دستخط ہونے چاہئیں۔

الغرض حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے صلح اور آشتی پھیلانے اور امن عالم کے قیام کی ہر ممکن کوشش فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل مذاہب کے دلوں میں ان زریں اصولوں کی وقعت اور قدر و قیمت کا احساس پیدا کرے اور امن کے شہزادہ کے تئیں دلوں میں محبت و عقیدت پیدا فرمائے۔ دیکھئے کتنے محبت بھرے الفاظ میں نوع انسان سے بچی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”دو تین کھال ادب وانکسار حضرت

ملکوت ہندوستان و علماء مسیحائیان و ہندوان ہندوؤں و آریان کو یہ اشتہار پہنچا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ میں تمام مسلمانوں اور مسیحائیوں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سستی کی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک برے عمل اور نا انصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔“

(اربعین نمبر)

آپ صاحبوں کے دلوں میں خود اہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ سے دلوں پر کھول دے تا آپ اس درخشندہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور انسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرمائیں۔ اس مختصر رسالہ میں حضور علیہ السلام نے باہمی صلح اور آشتی اور امن عالم کے لئے جو زریں اصول بیان فرمائے ہیں ذیل میں ان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین اندازہ کر سکیں کہ موعود اقوام عالم فی الواقع امن کا شہزادہ تھا اور آج بھی دنیا اسلام کی ان حسین تعلیمات پر کار بند ہو جائے تو دنیا سے بے چینی اور فساد کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔

## ہر قوم میں نبی گزرے ہیں

پیشوا یاں مذاہب کے احترام کے سلسلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے قرآن مجید کی پہلی سورۃ ”سورت فاتحہ“ کے پہلی آیت ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے کئی قوم کے ساتھ فرق نہیں کیا اور سب کو اپنی ربوبیت سے فیضیاب کیا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہر ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کے سامان کئے اسی طرح ہر ملک اور قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور جگہ آیا ہے ”وَلَا تَمْنُنْ فِيْ سَعَةِ الْمَالِ“۔ مگر یہ کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نبی رسول نہیں بھیجا گیا۔

## پشواویان مذاہب کا احترام ضروری ہے

حضور علیہ السلام نے واضح الفاظ میں اس بنیادی امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ مختلف قوموں کے درمیان اسی وقت حقیقی صلح ہو سکتی ہے جب ایک قوم دوسری قوم کے مقبول پیغمبر اور مقبول انبیاء کی کتاب کو عزت و حریم کی نگاہ سے دیکھے آپ نے فرمایا ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی اور ائمہ کو بددی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اس تعلق میں آپ نے اپنے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں نسبت ہرگز بدزبان نہیں کرتے بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جیسے قدر دنیا میں نبی آئے اور لوگوں نے ان کو مانا اور ایک زمانہ دراز میں محبت اور عقدا میں گزارا تو بس یہی ایک دلیل ان کی پکار رہ گئی ہے کیونکہ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت و ہرگز نہیں دیتا۔

# انسوسے بات حضرت مولوی محمد دین صاویا پائے

قادیان ۳ شہادت (اپریل) - روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۲ء کے حوالے سے ہم اپنے قارئین تک گہرے دل رنج اور افسوس کے ساتھ یہ اندوہناک خبر پہنچا رہے ہیں کہ سلسلہ کے ایک نہایت مخلص و ممتاز خادم بے نفس و واقف زندگی اور مستجاب اللہ عز و جل حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۲ء کو بعد تقریباً ۱۰۲ سالوں ویرانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں اپنے مولا کے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولوی صاحب کو ۱۹۰۱ء میں ولیم تقریباً ۲۰ سال) سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں گزارا حضرت مولوی صاحب کا بابرکت وجود ہر قسم کے تکلف اور تصنع سے بالکل پاک اسلامی تعلیمات کا حسین مرتع تھا۔ آپ ۱۹۰۳ء میں اپنے وطن لاہور سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لائے اور پھر ہمیشہ کے لئے یہیں کے ہو گئے۔ ستمبر ۱۹۰۷ء میں جب سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے وقف زندگی کی پہلی نظم تحریک فرمائی تو حضور علیہ السلام کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے والے ابتدائی تیرو خوش نصیب خدام میں آپ کا نام ساتویں نمبر پر تھا۔ حضور علیہ السلام نے آپ کی درخواست وقف پر اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا:-

”نتیجہ دیکھنے کے بعد اس خدمت پر لگ جائیں“

چنانچہ آپ اپنے آقا کے ارشاد و گرامی کی تعمیل میں علیگڑھ سے متاخر تحصیل ہوتے ہی مستقل طور پر خدمت سلسلہ میں کر لیتے ہو گئے بحیثیت طالب علم جہاں آپ ہر امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کر کے وظائف کے مستحق قرار پاتے رہے وہاں علی میدان میں آپ کو ایک لمبے عرصہ تک جماعت کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی سربراہی کا اعزاز حاصل رہا چنانچہ ۱۹۰۹-۱۰ء میں آپ کا تعلیم الاسلام سکول قادیان میں بحیثیت سینئر ٹیچر مدرس تقرر عمل میں آیا ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۱ء تک آپ اسی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے اس دوران آپ نے کچھ عرصہ روپور آف ریلوے آرڈر ڈپٹی سیکریٹری کی ادارتی ذمہ داریاں بھی نبھائیں جنوری ۱۹۲۳ء سے دسمبر ۱۹۲۵ء تک آپ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے فرائض انجام دیتے رہے اور وہاں سے واپس آنے پر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۷ء تک دوبارہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان اور ۱۹۲۷ء سے ۱۹۲۸ء تک ہیڈ ماسٹر دینی خدمت گزشتہ سکول قادیان کے ام عہدوں پر مامور رہے ملکی تعلیم کے بعد اکتوبر ۱۹۲۸ء سے اپریل ۱۹۲۹ء تک آپ بحیثیت ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور دسمبر ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۰ء تک صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ گویا ۱۹۰۷ء سے ۱۹۸۳ء تک ۷۶ سال طویل عرصہ آپ اپنے عہد و وقف و عہد خدمت کو نہایت شاندار اور قابل رشک انداز میں نبھا کر ایک حسین اور بہترین نمونہ قائم فرمایا اللہ جل جلالہ فی اعلیٰ علیہ السلام محترم حضرت مولوی صاحب کی ان بے لوث نمایاں اور طویل المدت خدمات جلیلہ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

”عجب آخر پر میں ایک ایسے داعی الی اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو تین روز قبل ہم سے جدا ہو گیا یعنی حضرت مولوی محمد دین صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۷ء میں جب پہلی مرتبہ وقف زندگی کی تحریک فرمائی اور دوستوں کو اس طرف بلایا کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں اور دین کی نصرت کے لئے حاضر ہو جائیں تو وہ تیرہ خوش نصیب جنہوں نے سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہا تھا ان میں ایک حضرت مولوی محمد دین صاحب بھی تھے اور پھر تمام عمر بڑی دفا کے ساتھ اس عہد کو نبھایا ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک آپ بہت کامیابی کے ساتھ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان در سالوں کا تو کیا ذکر تمام عمر آپ ایک نہایت ہی پاک نفس اور درویش صفت انسان کے (باقی صفحہ پر دیکھئے)



از مکتب مولوی بشیر احمد صاحب طاهر مدرسہ اسلامیہ قشادیان

[illegible]

یہ وہ شخص پیدا ہوا ہے جو  
پیدا انسانی کے اختتام کا کھٹا  
کمرے کا اور یہ وہ مقام  
ہے جس کا حصول بہت مشکل  
ہے۔ اس کا علم روحانی سوچ  
کی طرح چمکے گا۔ یہ دھوکے  
اور جھوٹے کو دور کرے گا۔  
ان کے شاندار دھرم کی  
ندھا دانائی کے رد کے ساتھ  
منہ پر طاعت قیامت کے کنارے  
کے اندر مراقبہ اور رازکار  
کو جو یہ فہم ملی ہو کر چلے گی۔  
اور قدر کا کام خوش آواز  
پرندوں کی طرح اس کی  
ڈھانچے ہوں گے اور ہوں  
کما پیدا اس کی ستانی ہوتی دنیا  
اس سے پٹے گی۔ خاکوں اور  
مذہبی جوہر و غم کے ستارے  
ہوں گے تو کجا جو پیدا انشوں  
چھوٹے پھٹے ہوئے ہیں اس  
کے ذریعہ نبیات کا راستہ  
یا نہیں ہے۔

”میرے باپ کو کہو کہ تم کمرے کی  
کوئی بات نہیں سنے۔ میں نے اس  
ارادے سے ترک و نہائی ہے کہ  
میں بڑھاپے اور موت کو خستہ  
کمرے میں جہان پر افسوس  
مت کرو۔ بالآخر تم نے ایک دن  
جہان ہونامی ہے..... شاید  
میرے باپ کو یہ خیال ہو کہ ترک  
و نہا کے لئے میری عمر ابھی بہت  
چھوٹی ہے مگر بات یہ ہے کہ دھرم  
کے لئے کوئی وقت بھی ہے موسم  
نہیں۔ موت ہر وقت میرے سامنے  
ہے مجھے کما خیر کہ میری تھی زندگی

”میں بنی نوع انسان کی نجات دینے  
کا کام شروع کرنے کے لئے جانا  
ہوں۔ میں نے دیکھ لیا کہ سمندر  
عبور کریں۔ اور اب میرا درخت  
سہ پہلے دوسروں کو عبور کرنے میں مدد  
دوں گی۔ میں نے خود آواز دیا اور چل  
کر لیڑی تھی (حکمِ سرمد: ۱۰۷)۔



# یوگیراج شری کرشن جی مہاراج اور انکا پیغام

از مکرم خورشید احمد صاحب پربہا کر قادیان

آج سے تقریباً تین ہزار سال پہلے شمالی ہندوستان کی ایک ریاست متھرا میں یوگیراج شری کرشن جی مہاراج کا جنم ہوا۔ آپ کے والد متھریہ جی اور والدہ دیوکی جی دونوں آپ کے حقیقی مائیں راجہ کنس کی جیل میں قید و بند کی پرستشیت زندگی گزار رہے تھے کیونکہ راجہ کنس کو نجومیوں نے بتا رکھا تھا کہ اسے اور اس کے تاج و تخت کو تباہ و برباد کرنے والا اس کی ہمشیرہ کا ہی ایک لخت جگمگ چانچا اسی خوف سے کنس نے اپنے بہنوئی اور بہن کو قید کر رکھا تھا اور ان کے ہاں جو کچھ بھی پیدا ہوتا اسے مراد دیتا تھا شری کرشن جی مہاراج کی ولادت با سعادت سے قبل آپ کے سات بہن سبھی سبالی موت کے گھاٹ اتارے جا چکے تھے۔

شری کرشن جی مہاراج جیل کو اس کا کال کوٹھری میں پیدا ہوئے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ کو راتوں رات بھری برسات میں جانا کے اس پار گوکل کے علاقہ میں "نند" نامی گوائے کے ہاں لے جایا گیا اور آپ کی جگہ منہ کی نورانی معصوم بچی راجہ کنس کے ظلم کی دیدی پر پھینٹ چڑھا دی گئی۔

شری کرشن جی مہاراج "نند" اور "یشودھا" کے ہاں گوکل میں پردان چڑھے متی کو جب کنس کی تباہی کا موعود وقت آ پہنچا تو اسی جباروں کرشن کے ذریعہ معقول کے خون سے رنگی ہوئی کنس کی سبالی موت ہمیشہ کے لئے پیٹ دی گئی اور اس کی جگہ بدل والفا کا راجہ قائم کیا گیا۔

اس وقت ہستنا پور وجودہ (دی) کی حکومت کو رول اور پانڈوں میں تقسیم ہونے والی دونوں فریقوں میں اختلافات رونما ہوئے، جو رفتہ رفتہ انتہائی نازک اور خطرناک صورت اختیار کر گئے۔ شری کرشن جی کی رشتہ داری چونکہ دونوں فریقوں سے سنی اس لئے آپ دونوں میں صلح کرانے کی کوشش کرتے رہتے تھے مگر کورول کا ظلم بڑھتا اور ملک گیری کی ہوس بڑھتی ہی چلی گئی تھی کہ انہوں نے پانڈوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے لئے ایک طویل اور فیصلہ کن جنگ کی تیاری شروع کر دی جو تاریخ میں جنگ مہابھارت کے نام سے

موسوم ہے۔ پانڈو چونکہ مظلوم اور کمزور تھے اس لئے شری کرشن جی نے اس جنگ میں ان کا ساتھ دیا چنانچہ اس جنگ کا راز میں آپ کی وہ انقلاب خیز شخصیت ابھر کر سامنے آئی جس نے نہ صرف اس خفیہ صی ماحول بلکہ ساری دنیا پر مسلط تاریکیوں کو دور کر کے کائنات کو نئے نور بنا دیا۔ شری کرشن جی نے میدان جنگ میں جو روح پرور اہرت اور جن کو پلا یا وہ شرمندہ شکست گیتا کے روپ میں موجود ہے

## گیتا گیان

جس زمانے میں شری کرشن جی مہاراج اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس زمانے کا سماج شرک و بت پرستی اور بے شمار اخلاقی و روحانی افراس میں گرفتار تھا کئی قسم کی بد رسومات نے مذہب کی جگہ لے رکھی تھی۔ باہمی نفرت چھوٹا چھات اور نقد ان مساوات کی وجہ سے سماج کا ایک بہت بڑا حصہ نہ صرف غربی کی سطح سے نیچے یا اس دنیا آمدی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھا کہ انسانی پیکر حیوانات کا سا حیوان

بسرور ہوتا

## توحید

یہی حالات میں شری کرشن جی نے داعہ لاشریک ازل وابدی غیر متغیر اور قادر مطلق خدا کا تصور پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے

پرہے غیب سے بھی ہے اک ذات غیب وہ ہستی فنا کا نہیں جس میں عیب (گیتا ۱۱)

کسی کی نہ کچھ بات باقی رہے فقط اک ہی ذات باقی رہے وہی ذات نور علی نور ہے جو تار میکوں سے بہت دور ہے (گیتا ۱۲)

تو لجا دما داسی کو بنا اسی ذات میں اپنی ہستی لگا دیتا ہے (۱۸) گیتا کا پیش کردہ توحید باری تعالیٰ کا یہ تصور بہت حد تک اسلام کے پیش کردہ نظریہ توحید سے مطابقت رکھتا ہے۔ قرآن

کریم میں خداوند وحدہ لا شریک کا تصور یوں پیش کیا گیا ہے کہ

"اللہ اکبیر معبود ہے۔ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب اس کے محتاج ہیں اسے کسی نے نہیں جانا اور نہ اس نے کسی کو جانا ہے اور اس کا کوئی ہمسرہ نہیں ہے۔" (سورہ اخلاص)

شریہ شکست گیتا نے فرمایا ہے کہ:- "میں اجنا، اوتامشی رسد قائم بذات) اور مالک کائنات ہوں۔ تاہم اپنی پرکرتی کو اپنے ماتحت کر کے اپنی یوگ مایا سے ظہور پاتا ہوں۔" (گیتا ۱۰)

سُن ارجن نہیں کچھ بھی میرے سوا نہ ہے تجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا پرویا ہے سب کچھ میرے تار میں کر میرے ہوں جیسے کسی ہا میں (گیتا ۱۰)

## نجات

انسان چونکہ فطرتاً آسانی و سائنس، فلاح و بہبود اور نجات چاہتا ہے اس لئے تمام مذاہب نے نجات پر زور دیا ہے۔ یوگیراج شری کرشن جی مہاراج کے زمانہ میں حصول نجات کے لئے کرم کا مذہب، تپ، دان اور ریاضت جیسی بے شمار پیچیدہ رسومات کی ادائیگی اپنی ذات میں ایک تکلیف نالا یگانہ بن چکی تھی دوسری طرف تپس کو زور دے دیوتاؤں کی پوجا اور ان کی خوشنودی کے حصول کے لئے مسلسل کوشش کے علاوہ ایک لاکھ چوراس ہزار جڑوں کے مرن جنم کا چکر ان سب نے انسان کو نہ صرف تنہا بلکہ دنیاوی کا شکار بنا رکھا تھا بلکہ رجن اور دیا تو خدا کی ہستی تک کا منکر بنا دیا تھا ایسے مایوسی کے دور میں شری کرشن جی مہاراج نے مایوسی اور کاپلی کا شکار جنتا کے لئے یہ فرما کر بلا واسطہ نجات کا دروازہ کھول دیا کہ:-

"ہے ارجن! تیرا کرم کرنا، کھانا پینا ہوں کرنا۔ لگیکرنا، دان دینا اور تپ کرنا سب کچھ میری رضا کی خاطر ہی ہونا چاہیے (گیتا ۱۸) ایسا کرنے سے تو مجھے پالے گا (گیتا ۱۸)

ترجمہ بالوالال خدیجی و حنا جرنلٹ ذیل گولڈ میڈلسٹ امرتسر میں اور ہندی ترجمہ گیتا پریس گوڑکھ پور) چونکہ نجات ہر انسان کا مبدائی حق ہے اس لئے شکست گیتا اور قرآن عظیم نے نجات کو کسی مخصوص طبقے کی اجارہ داری نہیں سنبھرایا بلکہ عورت مرد اعلیٰ ادنیٰ حتیٰ کہ گندہ گار کو بھی نجات کا مقدار سنبھرایا ہے جیسا کہ گیتا ۳۱-۳۲ میں آتا ہے کہ اے ارجن! میری (خدا تعالیٰ کی) شرن اگر آدمی، عورت، دلشیا، کنیری اور شہر و سبھی اعلیٰ مقام موکش (مکمل) کو پا لیتے ہیں۔ (ترجمہ بالو سبکدانی داس) سبھاگو! ہنسنر شکست گیتا ۲۲۸) ہے

جو کرتے ہیں خالص عبادت میری جو یکدل ہوں جی میں نہ رکھیں دوشی کر دل حاجتیں ان کی پوری تمام وہ میری خلافت میں ہوں صبح شام (گیتا ۹)

قرآن پاک میں آیا ہے کہ:-

"جو کوئی ایمان کے مطابق اعمال بجالائے گا چاہے وہ مرد ہو چاہے عورت ہو وہ اور اس کے ہم شرب لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بشت میں داخل ہوں گے اور انہیں اس میں بغیر حساب کے انعامات دیے جائیں گے۔" (سورہ حوں ۷۴)

شری کرشن جی مہاراج کا پیغام ہے جب گھنا چاندوں طرف ہر دم کی بھائی ہوئی روح کی کشتی ہر بحر غم میں چکرائی ہوئی کرشن کا پیغام و نقش ہے پیام زندگی ہوتی ہے روشن اسی کو کب سے شہرہ زندگ شری کرشن جی مہاراج نے گیتا میں ایک غیر متبدلی اصول یہ بیان فرمایا ہے کہ میں طرح بلوی دنیا کے لئے قدرت نے نظام شمس، سورج چاند اور ستارے ظلت و تارگی کو مدد کرنے کے لئے ایک محکم نظام بنایا ہے جو ابتداء تخلیق عالم سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی طرح روحانی دنیا کے واسطے بے دینی اور گمراہی کے ازالہ کے لئے سلسلہ رسالت و خلافت جاری فرمایا ہے جو تخلیق آدم سے جاری ہوا اور قیامت تک چلتا چلا جائے گا جیسا کہ فرمایا:-

"میں ازل سے ہوں اور تو بھی ازل سے تھا۔ یہ را ہے اور تمام خلقت ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہی گے (گیتا ۱۰)

یعنی نوع انسان ابتداء سے چلی آرہی ہے ان کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ سے اوتار دیو یا سلسلہ رسالت جاری



مشرقیہ کی پوائنٹوں، بنیادی پوائنٹوں

(کشتی نوح ص ۵۶)

کی خدمت میں اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں دستہ بردار

امین اللہم امین

امین التوفیق امین

\_\_\_\_\_



## ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکید اور ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن شریف میں جہاں ہمیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے انہی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔

نفاذات ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث اس اہم دینی فریضہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہ توجہ نہیں لگاتے ہیں۔ لہذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب نصاب افسر یا کارخانہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے زکوٰۃ کی آمد مرکز میں بھجوانے کا انتظام کر کے ممنون فرمادیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نفاذات ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوا دیا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آٹے پر رسالہ ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظریت المال آمد قادیان

## صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال قریب الاقتراب ختم

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال آخر اپریل ۱۹۸۳ء تک ختم ہو رہا ہے۔ ایک سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں کے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد - چندہ عام - چندہ جملہ سالانہ) کی ان کے ذمہ بچٹ کے بالمقابل ادائیگی میں کافی کمی ہے جس کی ادائیگی کی طرف فورا افسر ہر جماعت کے صدر صاحب اور سیکرٹری کی خدمت میں لکھا جا رہا ہے۔ بذریعہ سرکلر ہذا جملہ افسر جماعت اور عہدیداران مال کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ اپنے ذمہ بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس درخواست کے ساتھ کہ وہ براہ مہربانی اپنے ذمہ چندہ جات کی رقم مالی سال ختم ہونے سے پہلے ادا کر کے عند اللہ بخور ہوں۔ سیکرٹری ان مال ایسی رقم سہ ماہی میں سہ ماہی سے پہلے پہلے مرکز میں بھجو کر ممنون فرمادیں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

”یہ درست ہے کہ قسط اور ہنگامی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔

لیکن یہ بھی تو ایسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بچٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بچٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ مخلص اور غیر مخلص میں جو فرق ہوتا ہے۔ غیر مخلص تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے اور کچھ میں لینے اور میری خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا غنہ ٹھنڈا ہو جائے اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص نہیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور مسئلہ کے کام نہ لگیں۔ اور سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کوئی کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قسط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خرقا تھائے کا قرب حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سے معاف ہو۔ آمین“ (رہبر ام اکتوبر ۱۹۵۳ء)

حضرت مصلح موعود کا مندرجہ بالا ارشاد سزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مبارک ہیں وہ مخلص جماعت جو اپنے مشکل حالات میں بھی اپنی مالی قربانیوں کے سپار کو بلند رکھتے ہیں اور اپنی آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ (حصہ آمد - چندہ عام - جملہ سالانہ) کو باشرح سو فیصدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں - العمارت اور برکات سے حصہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظریت المال آمد قادیان

## انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مجلس انصار اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر مجلس فوری طور پر اپنے زعماء کا انتخاب کر دے کہ دفتر انصار اللہ مرکز یہ سے منظوری حاصل کر لے۔ مہربانی فرما کر جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان مبلغین و معتدین اور ان کے پیروں کو تمام اس کی نگرانی سرکاری اور اپنی اپنی جماعتوں میں جہاں مجالس انصار اللہ کا قیام ہو سکتا ہو مجالس کا قیام کر کے زعماء کا انتخاب کر دے کہ اس کی رپورٹ دفتر مرکز یہ کو ارسال فرمائیں۔

نوٹ: ہر منتخب شدہ زعماء و ناظم صوبہ اپنی مجلس عامہ نامزد کر کے اس کی منظوری حاصل کر لے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکز یہ قادیان

## یوم والدین

مجلس مجلس ہائے اطفال الاہل بیت بھارت مورخہ ۲۴ بروز اتوار یوم والدین کی تقریب منعقد کرے جس میں اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی اجلاس منعقد کرے جس میں والدین کو مدعو کر کے انھیں اپنی اطفال کے سلسلہ میں ان کے فیہ الفضل کی طرف توجہ دلائی جائے۔ یوم والدین کی رپورٹ مرکز میں بھی ارسال فرمائیں۔

## درخواستہائے دعا

محترمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ کرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان مبلغ بارہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز عبد العظیم ناصر کی بہتر ملازمت اور عزیز عبد الحکیم طاہر کو درپیش پریشانیوں کے ازالہ نیز محترمہ اچھا زفاطمہ صاحبہ نرمل شتا بھانی پور کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔ محترمہ حسن آرا خورشید صاحبہ بھگلپور اپنی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ محترمہ صاحبہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم اپنے والد کرم کریم بخش صاحب ساکن ربوہ جو عرصہ قریباً تین ماہ سے بیمار ہیں کی صحت و سلامتی کے لئے۔ محترمہ منظور احمد خان صاحب ابن کرم مبارک احمد خان صاحب کیرنگ نئی لاہور، ملنے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اس کی ملازمت کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے۔ محترمہ عزیز میر سجاد احمد صاحب ابن کرم ناصر میر عبد القیوم صاحب چک امیر چوک (کشمیر) اپنی اور اپنے والدین کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ محترمہ کرم اس کے زبیر احمد صاحب کلکتہ سے کرم بخش الہی صاحب سہگل کلکتہ اور اپنے بھائی کرم بشیر احمد صاحب کی کامل صحت و شفا یابی اور دینی و دنیوی ترقیات نیز بیٹی عزیزہ نبیلہ سلمہا کی صحت و سلامتی اور اچھے اسکول میں داخلہ ملنے کے لئے۔ محترمہ امینہ القیوم صاحبہ تاجر اڑیسہ اپنے بڑے بیٹے عزیز شکیل احمد کی امتحان فائنل آئی اسے اور چھوٹے بیٹے عزیز ندیل احمد کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ محترمہ قدسیہ سلیمان صاحبہ اہلیہ کرم منزل احمد خان صاحب بوکارو (بہار) اپنے بھائی عزیز طارق احمد کی امتحان میں نمایاں کامیابی نیز والد کرم غلام محمود علی صاحب۔ محترمہ کرم آفتاب الدین خالص صاحب والدہ اور داوی محترمہ کی صحت و سلامتی اور خود کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

محترمہ کرم عبد الحکیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسنور نرمل قادیان رقم طراز ہیں کہ کرم غلام محمد صاحب مانگہ سے آسنور عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ مرصوف مختلف رات میں مبلغ بیس روپے ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔ محترمہ حلیہ بانو صاحبہ (کشمیر) اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور رضائے الہی کے حصول کے لئے۔

محترمہ کرم شمیم احمد صاحب شمیم ساکن آوند گام (کشمیر) اپنی اور اپنے برادران کرم جاوید احمد صاحب کرم پرویز احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات اور والدہ محترمہ کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔ محترمہ شمیم احمد صاحب شمیم یادگیر ہیں کامل صحت و شفا یابی کے لئے قارئین کی خدمت میں دعائی درخواست ہے۔ (ادارہ)



## ولادتیں

- (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو دو بچپنوں کے بعد تاریخ ۲۳؍ ۱۳۸۲ھ پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام "مالک رگین ادیس" رکھا گیا ہے۔  
خاکسار چوہدری محمد ادیس نبیرہ حضرت محمد دین صاحب کی از اہلیہ جنتہ مقیم ویلڈ اسٹا، جارجیا (امریکہ)
- (۲) مورخہ ۲۱؍ ۱۳۸۳ کی شام خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ بشری بیگم اہلیہ عزیز ریاض الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب از راہ شفقت "آفتاب الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رضوان الدین صاحب آف کلکتہ کا پوتا ہے۔  
خاکسار (مستری) دین محمد سنگی درویش قادیان۔
- (۳) مکرم صدیق احمد صاحب ساکن الانلور (کیرلہ) حال مقیم ممبئی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹؍ ۱۳۸۳ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بچے کا نام "الیاس احمد" تجویز فرمایا ہے۔
- (۴) مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب مقیم ممبئی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "سمیر احمد طارق" تجویز کیا گیا اور ۱۹؍ ۱۳۸۳ کو قادیان اور ممبئی میں عقیقہ کیا گیا۔ نومولود مکرم مولوی سید یوسف احمد صاحب مرحوم بھالکپور کا نواسہ ہے۔  
نومولودین کے نیک صالح اور خادم دین ہونے نیز درازی عمر اور بلندی اقبال کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

## بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم — یقینہ صفحہ (۵)

انسان کے لئے ایک عظیم رحمت ہے۔ آپ کی ان باتوں پر تبادلات اور اسوہ حسنہ کو اگر آج کی مہذب دنیا اپنا رہنے کی کوشش کرے تو آج ہماری دنیا گہوارہ امن بن سکتی ہے۔ دنیا کے پیچیدہ نظریات والے تمام مسائل نہایت آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ مشہور برطانوی مفکر جارج برنارڈ شا نے کیا ہی خوب لکھا ہے کہ:-  
"He must be called the saviour of humanity. I believe, if a man like him were to assume the dictatorship of modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring it the much needed peace and happiness."

(On Getting Married)

یعنی محمد (مسلم) کو انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیے۔ یہ یقین رکھنا ہوں کہ اگر اُس جیسے شخص کو اس زمانہ میں تمدنِ دنیا کی ڈکٹیٹر شپ سونپ دی جائے تو وہ اس کا بہت ہی مشکلات کو ایسے طریق سے حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جو اسے امن و شادمانی دے سکے گا۔

اور غیر محقق آپ نے طبقہ نسواں کو ذات کی حالت سے نکال کر عزت کے مقام پر پہنچایا۔ معاشرتی لحاظ سے عورتوں کے حقوق کو سب سے پہلے تسلیم کرانے والے ہمارے پیارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے تعلیم دی کہ وَكُنْتُ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِتُ (بقرہ: ۲۲۹) یعنی جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ ہیں۔ اور فرمایا: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (نساء: ۲۰) اے مسلمانو! اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔ اور تاکہ فرمائی کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَا أَهْلِيهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي (بخاری کتاب النکاح) تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔ پھر آپ نے تمدن میں بھی عورت کو وہی حقوق عطا فرمائے جو مرد کو حاصل ہیں۔ وہ وراثت میں اپنے باپ۔ خاوند اور بیٹے کے مال کی حقدار ہے۔ عورت کو اپنے مال کا مالک اور اس کا مختار رکھ کر آپ نے قرار دیا۔ اور روحانی اعتبار سے بھی آپ نے عورتوں اور مردوں میں مساوات قائم فرمادی کہ جس طرح ایک مرد مقرب بارگاہ الہی ہو سکتا ہے اسی طرح عورت بھی قرب الہی کے مراتب حاصل کر سکتی ہے۔ (آل عمران: ۱۹۶)

پس حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تمام بنی نوع

"مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے" (ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

گوٹک بیٹری سروس

نزد عابد سرکل۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدر آباد۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ!

ہوالت اصغر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بیوانے کے لئے تشریف لائیں۔!!

الزلف جولز

۲۱ خورشید کاظمہ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون ۶۱۶۰۶۹

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور پڑھی جدوجہد سے حاصل کرو" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AHMAD & CO.

268, ARCOT ROAD, MADRAS - 24. PHONE NO. 420381.

STOCKIST OF:-

● SHALIMAR PAINTS.

● ASIAN PAINTS.

● GARWARE PAINTS

AND

● SUPER SNOWCEM.

DEALERS IN:-

● HARDWARE PIPES

FITTING.

AND

● SANITARY WARES. ECT.

ہر آن اپنے ان مقدس عہد کو دین میں مستحضر رکھئے۔  
"مومن دین کو دین پر مقدم رکھوں گا۔"

(منہج انبیاء)

کوہ نور پور نمٹنگ پریس

چھتر بازار حیدر آباد۔ (آنکھ پڑھیں)

کوہ نور پور نمٹنگ پریس  
فون نمبر: ۶۸-۶۹

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسٹالٹی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک۔

AMBER NO. 2 DELUX QUALITY

پتہ نمبر: ۶۵-۸۰-۱۸ عیدادی بازار حیدر آباد۔



# پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۲۳۲۷۱۷

حدیث نبوی ﷺ

”خدا کے نزدیک بہتر وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے نزدیک بہتر ہو“ (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام - ۱

۳۲ - سیکٹر بین روڈ

سی آئی ٹی کالونی

مدد اس - ۶۰۰۰۳

”جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“

(کشتی نوح)

پیشکش :-

محمد امان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز

## ارشاد نبوک

الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَخَالُطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَىٰ إِذَا هُمْ (ابن ماجہ)

ترجمہ :- مومن وہ ہے جو لوگوں سے میل جول رکھے اور اُن کی ایذا دہی پر

صبر کرے :-

محتاج دعا :- یکے ازارا کہیں جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

● بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تعقیر۔

● عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔

● امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM - MOOSA RAZA

PHONE - 605558.

BANGALORE - 2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے“ (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

یاری پورہ (کشمیر)

ایمپائر ٹی وی اور ریڈیو - نیز آؤٹسٹاک کے بچوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۲۲۹۱۶ - ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرسٹ لائزر مہلنی

سیکٹر ۲، کراچی بون - بون سیل - بون سینوس - مارن ہونس وغیرہ۔

(پیشکش)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کچی گورہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد ہائیڈرو

لیبلنڈ موٹر کارپوریشن

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپریزنٹنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

ALFA

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپلی، نمبر ۱، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے



”الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ“  
”ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے“  
(ابام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

**THE JANTA**

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

افضل الذکر لا اله الا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانبہ: ۱- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

**MODERN SHOE CO.**

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

”میں وہی ہوں“

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا  
(فتح اسلام، تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشہ کش)

نمبر ۵۰-۲-۱۸  
فلک منشا  
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

لیونی بون مل

”چاہئے کہ تمہارے اعمال  
تمہارے اندر ہی ہونے پر گواہی دیں“  
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانبہ: ۱- تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

۲- تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

تارکاپتہ - "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 }  
23-1552 }

۱- مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

الوٹریدرز



ہندوستان موٹورز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار  
برائے :- ایم بی سڈر • بیڈ فورڈ • ٹریگر  
SKF بالے اور رولوٹیل پریسنگ کے ڈسٹری بیوٹر  
برقم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پڑھ جات دستیاب ہیں!

**AUTO TRADERS,**

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

”محبت لہجہ کیلئے“

”نفرت کسی سے نہیں“  
(حضرت خلیفہ المسیح اناث رحمة اللہ تعالیٰ)

پیشہ کش: ۱- سن رائزر بر پروڈکٹس ۲- تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

**SUNRISE RUBBER PRODUCTS.**

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹج انڈسٹری

**RAHIM**

COTTAGE INDUSTRIES

17, A - RASOOL BUILDING.

MOHAMMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

ریگن - فم - چٹے - جن اور ویلوٹ سے تیار کردہ  
بہترین - معیاری اور پائیدار  
سٹیکس - بریف کیس - سکول بیگ -  
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)  
ہینڈ پرس - مینی پرس - پاسپورٹ کور -  
اور بیلٹ کے  
مینوفیکچررس اینڈ انڈسٹریالرز :-

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلوں کے لئے اڈو ونگس کے خدمات حاصل فرمائیے

**AUTOWINGS,**

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004

PHONE NO. 76360.

الوٹریدرز

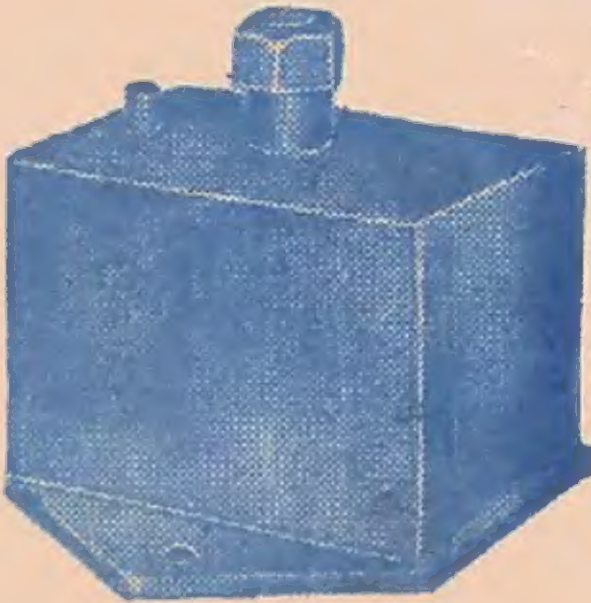


# BANI<sup>®</sup>

## موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس



1956-1981



ESTABLISHED 1956

### AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM : 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE : **AUTOMOTIVE**

مالکان : ظفر احمد بانی، منظر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محسن احمد بانی  
پسران : میاں محمد یوسف صاحب بانی، سرخوہ و مسنفور